THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Monday, the October 26th, 2020.
(304th Session)
Volume X, No. 06
(Nos. 01-07)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume X SP.X(06)/2020
No. 06 15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Leave of Absence 2
3. Introduction of The Prevention and Control of Infectious Diseases Bill, 2020 4
4. Motion under Rule 263 moved by Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the House for dispensation of rules 6
5. Resolution by the Senate of Pakistan condemning the systematic Islamophobic campaign under the garb of freedom of expression 7
    - Senator Mushtaq Ahmed 8
    - Senator Muhammad Tahir Bizinjo 9
    - Senator Siraj ul Haq 9
    - Senator Molvi Faiz Muhammad 10
    - Senator Muhammad Azam Khan Swati, Minister for Narcotics Control 11
    - Senator Muhammad Javed Abbasi 12
    - Senator Maulana Atta Ur Rehman 13
    - Senator Mushahid Ullah Khan 14
    - Senator Faisal Javed 16
    - Senator Hafiz Abdul Karim 17
    - Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh 18
    - Senator Muhammad Ali Khan Saif 18
    - Senator Anwar-ul-Haq Kakar 21
    - Mr. Noor-ul-Haq Qadri, Minister for Religious Affairs and Interfaith Harmony 23
    - Senator Kalsoom Perveen 25
    - Senator Sitara Ayaz 27
    - Senator Dr. Sikandar Mandhro 28
    - Senator Mohsin Aziz 30
    - Senator Mushahid Hussain Sayed 31
    - Mr. Ali Muhammad Khan, MoS for Parliamentary Affairs 33
6. Motion under Rule 263 moved by Senator Sherry Rehman for dispensation of rules 38
7. Resolution by Senate of Pakistan expressing solidarity with the people of Indian illegally occupied Jammu & Kashmir and stating unwavering commitment to the Kashmiri cause 38
8. Introduction of the Criminal Laws (Amendment) Bill, 2020 40
9. Introduction of the Constitution (Amendment) Bill, 2020 (Amendment of Article 93 and Third Schedule) 42
10. Introduction of the Enforcement of Women's Property Rights (Amendment) Bill, 2020 43
11. Introduction of the Zainab Alert, Response and Recovery (Amendment) Bill, 2020 . 45
12. Introduction of the Federal Public Service Commission (Amendment) Bill, 2020 48
13. Introduction of [The Constitution (Amendment) Bill, 2020] (Amendment of Article 213) 50

14. Introduction of [The Constitution (Amendment) Bill, 2020] (Amendment of Articles 213 and 215) 52
15. Introduction of [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 2020] 53
16. Introduction of [The Fatal Accidents (Amendment) Bill, 2020] 54
17. Introduction of [The International Islamic University (Amendment) Bill, 2020] 56
18. Introduction of [The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2020 (Substitution of sections 376 and 377 of PPC and Substitution of Sections 265-M, 381 and amendment of section 411-A, and Schedule II of CrPC] 57
19. Introduction of [The Anti-terrorism (Amendment) Bill, 2020] 58
20. Introduction of The Islamabad Capital Territory Trust (Amendment) Bill, 2020. 62
21. Introduction of the Enforcement of Women's Property Rights (Amendment) Bill, 2020 64
22. Introduction of The Muslim Family Laws (Amendment) Bill, 2020 65
23. Introduction of the Anti-Money Laundering (Amendment) Bill, 2020 68
24. The Pakistan Institute for Parliamentary Services (Amendment) Bill, 2020 71
25. The Drug Regulatory Authority of Pakistan (Amendment) Bill, 2020 74
26. The Press Council of Pakistan (Amendment) Bill, 2020 76
27. The Pakistan Electronic Media Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2020 78
    - Senator Sherry Rehman 79
    - Senator Pervaiz Rasheed 80
    - Senator Maulana Atta Ur Rehman 81
    - Senator Mian Raza Rabbani 81
    - Senator Faisal Javed 81
    - Senator Syed Shibli Faraz, Minister for Information and Broadcasting 83

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Monday, the October 26, 2020.

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at four minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Mr. Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

وَ لَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ؕ وَ لَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۰﴾ وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَ الصّٰبِرِيْنَ ۙ وَ نَبْلُوَاْ اَخْبَارَكُمْ ﴿۳۱﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ شَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَ سَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ﴿۳۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۳﴾

ترجمہ: اور اگر ہم چاہتے تو وہ لوگ تم کو دکھا بھی دیتے اور تم ان کو ان کے چہروں ہی سے پہچان لیتے۔ اور تم انہیں (ان کے) انداز گفتگو ہی سے پہچان لو گے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے واقف ہے۔ اور ہم تم لوگوں کو آزمائیں گے تاکہ جو تم میں لڑائی کرنے والے اور ثابت قدم رہنے والے ہیں ان کو معلوم کریں۔ اور تمہارے حالات جانچ لیں۔ جن لوگوں کو سیدھا رستہ معلوم ہو گیا (اور) پھر بھی انہوں نے کفر کیا اور (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکا اور پیغمبر ﷺ کی مخالفت کی وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کا سب کیا کرایا اکارت کر دے گا۔ مومنو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد مانو اور پیغمبر ﷺ کی فرمانبرداری کرو اور اپنے عملوں کو ضائع نہ ہونے دو۔

سورۃ محمد، آیات (30 تا 33)

Leave of Absence

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔السلام علیکم۔ سینیٹر سید محمد علی شاہ جاموٹ صاحب بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 16تا22 اکتوبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد خالد بزنجو صاحب بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 23اکتوبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر مرزا محمد آفریدی صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر 23اکتوبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ صاحب بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 22 اور 23 اکتوبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر سراج الحق صاحب بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 22اور 23 اکتوبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر آغا شاہ زیب درانی صاحب بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 16 تا21اور23 اکتوبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر رانا مقبول احمد صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 26اکتوبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر کہدا بابر صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 26 اکتوبر تا اختتام حالیہ اجلاس ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر پروفیسر ساجد میر صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 26اکتوبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر بہرہ مند خان تنگی صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 16 اکتوبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر سردار محمد یعقوب خان ناصر صاحب نے ناسازی طبیعت کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر احمد خان صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 26 اکتوبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Chairman: Leader of the House please.

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم (قائد ایوان): جناب چیئرمین! فرانس میں حالیہ گستاخانہ خاکوں کی اشاعت اور وہاں پر حکومتی سطح پر اس کی پشت پناہی سے پاکستان سمیت دنیا بھر کے مسلمانوں کے جذبات شدید مجروح ہوئے ہیں اور پوری مسلم دنیا میں ایک غم و غصے کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ وزیر اعظم پاکستان

عمران خان نے بھی پرزور الفاظ میں اس کی مذمت کی ہے اور اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ Islamophobia کے جو acts ہیں اس سے نہ صرف مسلمانوں کے جذبات مجروح ہو رہے ہیں بلکہ جو مذہبی منافرت ہے اور دنیا میں ایک coexistence کی صورت حال ہے اس کو بھی شدید خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ اس ہاؤس کے بھی یہی جذبات ہیں تو اگر آپ کی اجازت ہو تو میں Senate of Pakistan کی طرف سے ایک resolution move کرنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین: آپ کو 263 motion دیتے ہیں پہلے آپ Rules suspend کریں پھر دونوں کشمیر کا اور یہ والی resolution اکٹھے لے لیتے ہیں۔ سینیٹر مشتاق احمد صاحب نے بھی resolution دی ہوئی ہے، اس کو بھی ساتھ شامل کرنا ہے بلکہ ان دونوں کو club کر دیتے ہیں۔ یہ پورے ہاؤس کی طرف سے ہو گا یہ issue ایسا ہے کہ میرے خیال سے اس پر کوئی دو رائے ہے ہی نہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ آج Bills ہاؤس میں بہت زیادہ لگے ہوئے ہیں۔

Order No. 2, Senator Muhammad Javed Abbasi please move Order No. 2.

Introduction of The Prevention and Control of Infectious Diseases Bill, 2020

Senator Muhammad Javed Abbasi: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ I seek leave to introduce a Bill to provide for the prevention and control of infectious diseases [The Prevention and Control of Infectious Diseases Bill, 2020].

جناب چیئرمین! جس طرح ابھی۔۔۔

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد جاوید عباسی میرے خیال سے مختصر رکھیں گے کیونکہ آج Bills بہت زیادہ ہیں تو جو ہم نے introduce کرانے ہیں وہ Committees کو بھیج دیتے ہیں باقی business پر discussion کر لیتے ہیں۔ سینیٹر محمد جاوید عباسی صاحب۔

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب چیئرمین! جیسے آپ نے دیکھا کہ کورونا وائرس دنیا میں پھیلا ہے تو یہ دنیا سکڑ کر ایک village کی طرح ہو گئی ہے۔ بہت سارے ممالک میں جب 1918 میں Spanish influenza آیا تھا تو اس کے بعد ممالک نے laws بنائے تھے لیکن پھر پوری ایک صدی اس پر زیادہ توجہ نہیں دی گئی۔ پاکستان میں بھی اس طرح کا کوئی ایک law نہیں ہے۔ پہلے ہمارے

پاس ایک law موجود تھا جس کی صرف four sections تھیں اور وہ صرف ڈپٹی کمشنر کو یہ اختیارات دیتا تھا کہ اگر اس طرح کا کوئی وبائی مرض پھیل جائے تو اس کے لیے کیا اقدامات کرے تو اس کی چار sections تھیں۔ ہم ایک comprehensive law لے کر آئے ہیں۔ آج حکومت کے لیے law کی backing ہو گی کہ اگر اللہ نہ کرے کہ دنیا سے کہیں پر اس طرح کی مرض آ جاتا ہے اور ہمارے ملک میں پھیل جاتا ہے تو law موجود ہو گا اس کے لیے کوئی نیا دفتر نہیں بنانا، کوئی نئی بھرتی نہیں کرنی، Federal Government نے ان ہی لوگوں کو اختیار دینا ہے کہ جو ہمارا DG Health ہے اس کے نیچے ایک ادارہ بنایا جائے گا۔ اللہ نہ کرے جوں ہی یہ مرض اگر کہیں باہر سے پاکستان کے کسی علاقے میں پھیلتا ہے وہ جوں ہی action کرے گا تو سارے ادارے active ہو جائیں گے۔ ہمیں انتظار نہیں کرنا پڑے گا کہ کوئی Cabinet meeting ہو گی یا کوئی اور آ کر اس پر legislation کرے گا، پارلیمنٹ میں یہ معاملہ raise ہو گا۔ باہر سے اگر کوئی مرض آتا ہے تو یہ بھی اختیار ہو گا کہ وہ کس طرح جہاز کی search کر سکتے ہیں، مریضوں کو کس طرح دیکھ سکتے ہیں۔ ان کی لیے کس طرح علیحدہ centres بنا سکتے ہیں۔ ایک بہت ہی comprehensive law بنایا ہے۔ اگر حکومت چاہے تو کمیٹی میں جائے، کوئی Member of Parliament بہتری لانا چاہتا ہے تو لائے تاکہ ہمارے ملک میں ایک law پہلے سے موجود ہو کہ اللہ نہ کرے ایسا کوئی مرض یا امراض کہیں پر دنیا میں پھیلیں اور اس کا اثر پاکستان میں آئے تو ہمارے پاس ایک comprehensive law موجود ہونا چاہیے۔

Mr. Chairman: Is it opposed? Minister of State for Parliamentary Affairs, yes or no.

جناب علی محمد خان (وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور): اللھم صلی و صلم و بارک علی سید نا محمد ﷺ۔ میں سمجھتا ہوں کہ بڑا اچھا Bill ہے اور سینیٹر محمد جاوید عباسی صاحب کی بڑی اچھی تجویز ہے۔ بالکل اس کو support کرنا چاہیے اور اس پر further discussion ہونی چاہیے،

at this stage it is opposed.

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the leave to introduce the Bill is granted. Order No. 3, Senator Muhammad Javed Abbasi, please move Order No. 3.

Senator Muhammad Javed Abbasi: I hereby introduce the Bill to provide for the prevention and control of infectious diseases [The Prevention and Control of Infectious Diseases Bill, 2020].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. Leader of the House please.

Motion under Rule 263 moved by Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the House for dispensation of rules

Senator Dr. Shahzad Waseem: I beg to move under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the requirements of Rules 25, 29, 30 and 133 of the said rules be dispensed with in order to enable the House to pass a resolution regarding hate speech against Islam and Muslims in France.

Mr. Chairman: It has been moved under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the requirements of Rules 25, 29, 30 and 133 of the said rules be dispensed with in order to enable the House to pass a resolution regarding hate speech against Islam and Muslims in France.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Leader of the House, please move the resolution.

سینیٹر مشتاق احمد صاحب نے پہلے دی تھی اور last week لگا تھا تو سینیٹر مشتاق احمد صاحب کی طرف سے specially طور پر ہے اور باقی پورے ہاؤس کی طرف سے ہے۔

Resolution by the Senate of Pakistan condemning the systematic Islamophobic campaign under the garb of freedom of expression

Senator Dr. Shahzad Waseem: The Senate of Pakistan taking cognizance of the recurring systematic pattern of Islamophobia and attacks on Islam and Muslims under the garb of freedom of expression;

Strongly condemns the latest attempt of illegal attempt and Islamophobic acts of republication of caricatures of the Holy Prophet (PBUH) in France;

Believing that such condemnable acts, especially when supported by governments, further accentuate discord, alienation and divide between the followers of different faiths;

Reaffirms that the love for our beloved Prophet (PBUH) is beyond any doubt a part of our faith and no Muslim can tolerate such horrendous acts;

Representing the sentiments of the people of Pakistan and the Muslim world as a whole; expresses serious concerns over such vile incidents which provoke Muslim reaction while also causing grievous injury to Muslim sentiments;

Strongly urges the Parliaments and the international community to come up with a framework and means to stop recurrence of such acts in future so as to ensure peaceful coexistence as well as social and interfaith harmony.

Mr. Chairman: I now put the resolution before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The resolution is passed unanimously.

اس resolution کی کاپی Foreign Office کو کہیں کہ اس Ambassador تک ہماری طرف سے پہنچادیں۔ سینیٹر مشتاق احمد صاحب بتائیں۔

Senator Mushtaq Ahmed

سینیٹر مشتاق احمد: شکریہ، جناب چیئرمین! میں قائد ایوان کا شکر گزار ہوں۔ پورے ایوان کا بھی شکر گزار ہوں۔ پچھلے ہفتے قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کے مشورے سے میں نے سینیٹ سیکرٹیریٹ میں یہ resolution جمع کرائی تھی۔ گزشتہ پیر کو یہ Orders of the Day میں تھا۔ آپ کا بھی شکر گزار ہوں کہ آپ نے اسے آج بھی Orders of the Day میں رکھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو پے در پے واقعات ہوئے ہیں اور خصوصاً فرانس کے صدر نے جو حرکت کی ہے، بڑے بڑے دیواروں پر جو caricatures and cartoons دکھائے ہیں، اس سے ایک ارب ستر کروڑ مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ یہ براہ راست ہر مسلمان کے عقیدے پر حملہ ہے، یہ عالم اسلام پر ایک حملہ ہے۔ میں ترکی کے صدر طیب اردوگان کی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ فرانس کے صدر ایک نفسیاتی مریض ہیں۔ اس کا علاج ہونا چاہیے۔ Freedom of expression کی آڑ میں جو لوگ ایسا کر رہے ہیں، یہ دراصل دہشت گرد ہیں، یہ دنیا کو تیسری جنگ عظیم میں دھکیلنا چاہتے ہیں۔ کرہ ارض پر بسنے والے تمام مسلمان اپنی ذات، اپنے بچے، اپنے والدین اور دنیا کے تمام انسانوں سے زیادہ اللہ کے پیغمبر نبی کریم ﷺ سے محبت کرتے ہیں۔ اس بات کا احساس فرانس کے صدر کو کرنا چاہیے، اس بات کا احساس باقی لوگوں کو بھی کرنا چاہیے۔ جو حرکت فرانس کا صدر کر رہا ہے، جو حرکت Charlie Hebdo کر رہا ہے، اس سے پہلے ناروے اور سویڈن میں جس طرح قرآن پاک جلایا گیا، اس کی اجازت نہ یورپی یونین کے قوانین دیتے ہیں اور نہ ہی اقوام متحدہ کے قوانین۔ دنیا کا کوئی بھی قانون اس کی اجازت نہیں دیتا۔ یہ تہذیبوں کی جنگ کی طرف انسانیت کو دھکیلنا چاہتے ہیں۔ وزیراعظم اور حکومت پاکستان سے میری یہی گزارش ہے کہ وہ اس پر OIC کا ایک خصوصی اجلاس بلائیں کیونکہ اب یہ ایک معمول بنتا جارہا ہے۔ وہ اس پر اقتصادی اور سفارتی ذرائع استعمال کریں۔ ریاست پاکستان کے دستور کے تحت یہ ریاست کی پہلی ذمہ داری ہے کہ وہ قرآن و سنت کی حفاظت اور دفاع کے لئے اور اللہ کے پیغمبر محمد ﷺ کی ناموس کے لئے اپنا کردار ادا کرے گا۔ میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔ ریاستی سطح پر صرف قراردادوں سے بات نہیں چلے گی۔ ریاستی سطح پر ایسے

visible steps اٹھانے چاہییں تاکہ ہم ان دہشت گردوں کو روک سکیں اور اپنے پیغمبر ﷺ کی ناموس کی حفاظت کر سکیں، شکریہ۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ میری گزارش ہے کہ آج کا ایجنڈا بہت لمبا ہے۔ اگر دو، دو منٹ بات ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جی سینیٹر محمد طاہر بزنجو۔

Senator Muhammad Tahir Bizinjo

سینیٹر محمد طاہر بزنجو: شکریہ، جناب چیئرمین! ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ درحقیقت دنیا میں ہو کیا رہا ہے۔ ریاست ہائے متحدہ امریکا ہو، یورپ ہو، بڑی آبادی والا ملک ہندوستان ہو، یہاں پر دائیں بازو کی جماعتوں کی جو populism ہے، اس کا اثر ورسوخ دن بدن بڑھتا جا رہا ہے جس کی وجہ سے مذہبی انتہا پسندی، نسل پرستی، سیاست میں fascist قسم کے رجحانات کو تقویت مل رہی ہے۔ فرانس کبھی اپنی روشن خیالی اور liberalism کی وجہ سے شہرت رکھتا تھا۔ آج اس ملک میں گستاخانہ خاکوں کی اشاعت ایک نہایت تشویشناک بات ہے۔ اس ضمن میں ہم Pope سے بھی یہ گزارش کریں گے کہ وہ اس کا سختی سے نوٹس لیں۔ دنیا کو نیوزی لینڈ کے وزیراعظم Jacinda Ardern کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مذہبی نفرت اور تعصب کو روکنے کے لئے اور مذاہب کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کرنا چاہیے، شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی سینیٹر مولانا سراج الحق۔

Senator Siraj ul Haq

سینیٹر سراج الحق: شکریہ، جناب چیئرمین! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ہم اس قرارداد پر قائد ایوان کی حمایت کرتے ہیں۔ میں اختصار کے ساتھ یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت امام مالک رحمتہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر امت مسلمہ نبی مہربان ﷺ کی شان اور عظمت پر غیرت نہیں کرتی ہے تو پھر امت کو جینے کا حق ہی حاصل نہیں ہے۔ پونے دو ارب مسلمان دنیا میں آباد ہیں۔ اس کے باوجود نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی جاری ہے اور اس میں ایک تسلسل ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ اسلامی ممالک نے اس پر اجتماعی طور پر اپنے ردعمل کا اظہار نہیں کیا ہے۔ میں کویت کے اس فیصلے کی تائید کرتا ہوں کہ اس نے فرانس کی ساری مصنوعات کا boycott کیا ہے۔ میں طیب اردوگان کو سلام پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے امت مسلمہ کی طرف سے زبردست ردعمل کا اظہار کیا ہے لیکن ایک پاکستانی کی حیثیت سے میں حکومت اور خاص طور پر وزیراعظم سے یہ اپیل کروں گا کہ ان کا بیان ناکافی ہے۔ جب

تک فرانس کے صدر امت مسلمہ سے معافی نہیں مانگیں اور آئندہ اس طرح کے کاموں کو روکنے کے لئے اعلان نہ کریں، عملی اقدام کے طور پر اس وقت تک فرانس کے سفیر کو ملک سے نکال دیا جائے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ حکومت پاکستان اس مسئلے پر OIC کا اجلاس بلانے کے لئے initiative لے کیونکہ اس سے زیادہ اور کوئی مسئلہ ہمارے لئے اہم نہیں ہو سکتا۔ میں حکومت پاکستان سے یہ بھی مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ فرانس کے تمام products کا بائیکاٹ کرے اس لئے کہ مغربی دنیا معاشی طاقت کی زبان کو بہتر طور پر سمجھتی ہے۔ Pope نے ایک بڑی اچھی بات کی ہے کہ اگر آپ کسی کی ماں کو گالی دیں تو یہ اس کا حق ہے کہ وہ آپ کے منہ پر مکا مارے اور پھر آپ کو گلہ نہیں کرنا چاہیے۔ حضور اکرم ﷺ ہمیں اپنی ذات، اپنے بچوں، اپنے والدین اور سارے جہاں سے پیارا ہے۔ ان کی شان میں گستاخی کرنے سے زیادہ کوئی اور بڑا جرم نہیں ہو سکتا ہے۔ ایک آزاد ملک اور OIC کے ایک ذمہ دار ملک کی حیثیت سے پاکستان کو اس مسئلے پر امت مسلمہ کو lead کرنا چاہیے، اس کی ترجمانی کرنی چاہیے، مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا چاہیے، ان کے سفیر کو نکالنا چاہیے۔ ہم نے اگر حضور اکرم ﷺ کی شان پر عزت، غیرت اور ہمت کا راستہ لیا تو ان شاء اللہ، اللہ پاک ہمارا ساتھ دیں گے۔ ایسا کر کے دنیا نہیں بکھرے گی۔ میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں اور یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میری تجاویز اور اقدامات کو بھی دیکھا جائے، شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی سینیٹر مولانا فیض محمد۔

Senator Molvi Faiz Muhammad

سینیٹر مولانا فیض محمد: شکریہ، جناب چیئرمین! سب سے پہلے درود شریف پڑھیں۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ امابعد۔ یہ جو قرارداد پیش ہوئی ہے، اچھی بات یہ ہے کہ یہ ایوان کے دونوں طرف سے ہے۔ یہ ہمارے ایمان کا مسئلہ ہے۔ اسلام میں صرف حضور اکرم ﷺ کی توہین کی سزا مقرر نہیں ہے بلکہ جتنے بھی انبیاء علیہ السلام ہیں، ان کی شان میں گستاخی کے لئے بھی سزا ہے۔ حضرت عیسیٰ کی شان میں گستاخی کرنے والا بالکل اسی طرح مجرم ہے جس طرح نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے کے بعد ہے۔ (عربی) ہم اللہ کے رسولوں کے رسول ہونے میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ ان کے درجات ایک دوسرے کی نسبت بلند ہیں لیکن سب رسول ہیں۔ یورپ اور دوسری جگہوں پر حضور اکرم ﷺ کی توہین ہوتی ہے، ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ یہ اس وجہ سے ہے کیونکہ ان کا اپنا مذہب صحیح صورت میں اب نہیں رہا ہے۔ جب مسلمان جاتے ہیں تو وہ مسلمان

ہوتے ہیں۔ وہ اسلام کی طرف مائل ہیں۔ میں اسی فرانس کے متعلق ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ فرانس میں کسی جگہ ایک عیسائی کا گھر ہے اور اس کے سامنے مسلمان کا گھر ہے۔ مسلمان عورت اپنے بچے کو اسکول بھیجنے سے پہلے گلے لگاتی ہے اور وہ ایک دوسرے سے پیار کرتے ہیں۔ مسیحی عورت یہ دیکھتی ہے کہ جب میرا بچہ اسکول جاتا ہے تو میں نہ اسے گلے لگاتی ہوں اور نہ ہی ہم ایک دوسرے کو پیار کرتے ہیں۔ اس نے اپنے بچے سے کہا کہ چلو میں تمہیں مسلمان بناتی ہوں۔ وہ اسے ایک سینٹر میں لے گئی جو مولانا حمید اللہ صاحب کا ہے اور وہ ہمارے ایک بڑے عالم گزرے ہیں۔ وہاں چالیس ہزار لوگ مسلمان ہوئے ہیں۔ وہ عورت اس بچے کو Islamic Centre میں لے گئی اور اسے کہا کہ تم مسلمان ہو جاؤ۔ جب وہ بچہ وہاں مسلمان ہونے کے لیے گیا تو انہوں نے اس سے پوچھا کہ تمہارے ساتھ کوئی بڑا ہے، اس نے کہا کہ میری والدہ ہیں۔ اس کی والدہ سے پوچھا گیا کہ تم نے اپنے بچے کو مسلمان ہونے کے لیے کیوں بھیجا ہے تو اس نے کہا کہ اسلام میں محبت ہے، نفرت نہیں ہے، میرے سامنے والے گھر میں ایک بچہ اپنی ماں سے روزانہ اسکول جاتے وقت اور واپس آکر ملتا ہے، یہ بچہ اپنی ماں کو old house میں نہیں بھیجے گا، اپنے ساتھ گھر میں رکھے گا۔ میں چاہتی ہوں کہ میرا بچہ مسلمان ہو جائے اور مجھے اپنے پاس گھر میں رکھے۔

جناب چیئرمین! اسلام میں محبت ہے، مذہبی دہشت گردی نہیں ہے۔ ان پر اسلام بھاری ہو رہا ہے، وہ ایسے کلمات اور ایسے خاکے بناتے ہیں جس سے نفرت پیدا ہو اور لڑائی ہو، یہ ان کی سازش کا حصہ ہے۔ ہم پر حضور ﷺ کا حق ہے کہ ہم ان کی مصنوعات کا boycott کریں، ان کے سفارت خانے کو بند کریں۔ یہ جو مسلسل توہین کر رہے ہیں اس کے خلاف ہم متحد ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا کرنے کی توفیق دے۔

جناب چیئرمین: آمین۔ سینیٹر محمد اعظم خان سواتی صاحب۔

Senator Muhammad Azam Khan Swati, Minister for Narcotics Control

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی (وزیر برائے انسداد منشیات): جناب چیئرمین! میرے قابل قدر ممبران نے اس سلسلے میں جو گزارشات پیش کی ہیں، میں اس کی مکمل حمایت کرتا ہوں۔ فرانس کے صدر کی اور ان بے ہودہ خاکوں کی شدید مذمت کرتا ہوں۔ اس چیز سے دنیا میں بسنے والے تمام مسلمانوں اور ساری انسانیت کو دکھ پہنچا ہے۔ عمران خان نے جس طریقے سے Islamophobia کے خلاف

آواز ساری دنیا کے لیڈروں کے سامنے United Nations جنرل اسمبلی میں بلند کی، اس سے انہیں سبق حاصل کرنا چاہیے تھا۔ ذلت اور رسوائی ان کا مقدر بن چکی ہے۔ میں زیادہ لمبی بات نہیں کروں گا تاکہ میرے دوسرے دوستوں کو بھی بولنے کا موقع ملے۔ میں OIC کے علاوہ ایک چیز اور add کرنا چاہتا ہوں کہ حرمین شریفین صرف دو عمارتوں کا نام نہیں ہے، وہ ہماری محبت اور انسانیت کے احساس کی اماجگاہ ہے۔ جس طرح سے طیب اردگان، عمران خان اور دوسرے مسلمان لیڈروں نے پیش روی کی اسی طرح سے سعودی عرب کے فرمان روا کو آگے بڑھ کر ہمارے احساسات کی ترجمانی کرنا ان کا اسلامی اور دینی فرض ہے۔ میں سینیٹ کی وساطت سے کہنا چاہتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ کی عزت و حرمت ہماری جان سے بھی زیادہ عزیز ہے، ہم اسلام اور مسلمانوں کی ترجمانی کرتے ہیں، شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر محمد جاوید عباسی صاحب۔

Senator Muhammad Javed Abbasi

سینیٹر محمد جاوید عباسی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! پورے ہاؤس کی طرف سے French President کے خلاف resolution pass کی گئی ہے۔ اگر کوئی عام آدمی بھی یہ بات کرتا تب بھی یہ بہت نقصان دہ بات تھی۔ آج ڈیڑھ ارب سے زیادہ مسلمانوں کے دل دکھے ہوئے ہیں۔ آقائے نامدار نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی ہو، کوئی بھی مسلمان چین سے نہیں بیٹھ سکتا۔ West ہمیشہ کی طرح مسلمانوں کو دہشت گرد بنانے میں مصروف ہے۔ فرانس کے صدر نے جو statement دی ہے، یہ وہ اقدام ہے جس سے extremism پیدا ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں ہمارے لیے کوئی تمیز نہیں ہے، اگر کوئی حکمران، لیڈر یا عام شہری ہمارے نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کرے گا تو کوئی بھی مسلمان چین سے نہیں بیٹھے گا۔ اتنے بڑے ملک کا صدر ایسی بات کر رہا ہے جبکہ وہ جانتا ہے کہ مسلمان نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔ ایسی حرکت کر کے وہ civilization کو آمنے سامنے لانے کا مترادف ہو رہا ہے۔ اس سلسلے میں ہمیں پرزور مذمت کرنی چاہیے، صرف حکومت کی طرف سے مذمت کافی نہیں ہے، ایسا عمل ہونا چاہیے کہ دنیا کے ممالک کو معلوم ہو۔ کشمیری یا کہیں اور مسلمان ظلم و جبر کا شکار ہو رہے ہیں، اگر ان کے لیے مسلمان نہیں اٹھتے تو کم از کم اس issue پر تمام مسلمانوں کو اکھٹے ہو کر اپنا موقف پیش کرنا چاہیے۔ اسلام پرامن مذہب ہے، اسلام نے ہمیشہ پرامن رہنے کی تلقین کی ہے۔ مذہبی امور کے منسٹر پیر صاحب تشریف

رکھتے ہیں، مجھے ان کا بہت احترام ہے۔ ہم سب اراکین اس معاملے میں حکومت کے ساتھ ہیں۔ حکومت پاکستان کی طرف سے سخت ترین پیغام جانا چاہیے۔یہاں بیٹھ کر تقاریر کرنے سے یا twitter پرtweet کرنے سے معاملہ حل نہیں ہوگا، ہمارا reaction ترکی کے صدر سے زیادہ سخت ہونا چاہیے، تبھی ہمارے جذبات ٹھنڈے ہوں گے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر عطاء الرحمٰن صاحب۔

Senator Maulana Atta Ur Rehman

سینیٹر مولانا عطاء الرحمٰن: (عربی) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آج جو قرارداد pass ہوئی ہے، میں اس کی حمایت کرتا ہوں۔ آپ نے ruling بھی دی ہے کہ اس قرارداد کو فوراً فرانس کے سفیر تک پہنچایا جائے، یہ بہت اچھی بات ہے۔ محترم سراج الحق صاحب نے کہا کہ فرانس کے سفیر کو نکال دیا جائے۔ میں حکومت وقت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ فرانس کے ساتھ سفارتی تعلقات کو مکمل طور پر ختم کر دیا جائے، ان کے ملک سے اپنے سفیر کو بلا لیا جائے اور یہاں سے ان کے سفیر کو بھیج دیا جائے اور ان کے سفارت خانے کو اس وقت تک بند کر دیا جائے جب تک وہ پوری امت مسلمہ سے معافی نہ مانگ لیں۔ میرے ساتھیوں نے بھی اس سلسلے میں اظہار خیال کیا ہے۔ اب تک تو مسلمانوں پر دہشت گردی کا الزام لگتا رہا ہے لیکن آج فرانس کے صدر نے جو بات کی ہے اس سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ اصل میں دہشت گردی کے مرتکب وہ ممالک ہیں جو اس طرح کے اقدامات کرتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ Europe نے باقاعدہ ایک قانون pass کیا ہوا ہے کہ کسی بھی پیغمبر کے خلاف کوئی بھی شخص اس طرح کی بات کرے گا تو اس کی سزا موت ہو گی۔ حضرت مولانا فیض محمد صاحب نے بھی ذکر کیا کہ ہمارے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء برابر ہیں اور کسی بھی پیغمبر کو نہ ماننا یا ان کی گستاخی کرنا، ہمارے دین میں یہ بہت بڑا جرم ہے اور ہم اس کو مسلمان تصور نہیں کرتے۔ اس طرح کی باتیں کرنا، اس کا معنیٰ یہ ہے کہ دنیا کے پرامن ماحول کو خراب کیا جا رہا ہے، اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ اس طرح کی باتیں کر کے مسلمانوں کے جذبات سے کھیلا جائے گا یا شاید اس پر مسلمان کوئی ردعمل نہیں دیں گے۔ میری معلومات کے مطابق آج بھی ایک ملک میں فرانس کے سفارت خانے کو آگ لگا دی گئی ہے اور اس طرح کے واقعات پورے ملک یا اسلامی دنیا میں ہوتے ہیں پھر اس کا الزام مسلمانوں پر نہ لگایا جائے۔ یہ وہ ردعمل ہے، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب تک مجھ سے اپنی جان، اپنے والدین اور اپنی اولاد

سے زیادہ محبت کسی کو نہ ہو، وہ مسلمان نہیں ہو سکتا، ہمیں اپنی جان، اپنی اولاد اور اپنے والدین سے زیادہ محبت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے۔ اس کے لیے ہمارے جذبات کا اظہار کافی نہیں ہے، میں سمجھتا ہوں کہ فرانس یا اس کے ساتھ دوسرے ممالک ہیں، ان ممالک اور فرانس کو warning دینی چاہیے اور جس طرح فرانس کے صدر نے کہا کہ ہم پھر کریں گے، اگر ایسی باتیں ہوئیں تو پھر بدامنی، بدمعاشی، دہشت گردی کا الزام مسلمانوں پر نہ لگایا جائے پھر ان ممالک کے صدور اور ان میں بسنے والے لوگوں پر الزام لگایا جائے۔ آپ کی بہت مہربانی۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ مشاہداللہ خان صاحب۔

Senator Mushahid Ullah Khan

سینیٹر مشاہد اللہ خان: نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم اَمَّا بَعْدُ۔ فَاَعُوْذ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ جو قرارداد پیش کی گئی ہے، یہ بہت اہم ہے، اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے لیکن یہ ایک تکلیف دہ بات ہے کہ اس طرح کے واقعات کوئی پہلی مرتبہ نہیں ہوئے، وہ مختلف ممالک میں تواتر کے ساتھ وقوع پذیر ہوتے رہتے ہیں۔ اس پر reaction آتا ہے، کہیں کوئی آگ لگ جاتی ہے اور کچھ ہو جاتا ہے لیکن یہ سلسلہ رک نہیں رہا۔ ہمیں کوئی ٹھوس طریقے سے اپنا کردار ادا کرنا چاہیے، یہ ایک روایتی کردار ہے کہ ہم اپنے سفیر کو بلالیں اور ان کے سفیر کو نکال دیں، اس سے مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ بہرحال، یہ بھی ایک احتجاج کا طریقہ ہے، اس پر غور کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ اس میں حکومت وقت کا کردار اس لیے سب سے زیادہ اہم ہونا چاہیے کہ ہم ایک اسلامی مملکت میں بستے ہیں اور وہ کردار صرف بیانات کی حد تک نہیں ہونا چاہیے، ہمیں اس پر غور کرنا چاہیے کہ اس کا مستقل علاج کیا ہے۔ میں ایک بات کرنا چاہوں گا کہ طیب اردگان ہر معاملے میں lead لیتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو زندگی اور صحت دے، وہ مسلم امہ کے leader کی حیثیت سے سامنے آئے ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ بہت سارے ممالک میں اس کے خاکے بنے ہیں، اس پر لوگ reaction بھی کرتے ہیں بلکہ جب ناروے میں خاکے بنے تھے، یہ کچھ ہی عرصہ پرانی بات ہے، تو طاہر القادری صاحب نے اس کے حق میں بات کی تھی اور یہاں سے کسی نے اس کے بارے میں کوئی شور اور reaction نہیں کیا، ان کا ابھی اس issue پر کوئی بیان نہیں آیا لیکن مجھے یہ پرانا واقعہ یاد ہے۔

جناب! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس دنیا میں مذہبی لحاظ سے دیکھا جائے تو سب سے بڑی آبادی مسیحی برادری کی ہے اور فرانس میں بھی مسیحوں کی آبادی سب سے زیادہ ہے، جہاں پر یہ حرکت ہوئی ہے۔ مسیحی جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنا نبی مانتے ہیں، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی طرح مانتے ہیں۔ جیسے ہم دیگر نبیوں کی عزت اور احترام کو ملحوظ خاطر رکھتے ہیں اور وہ عزت اور احترام ہے کیونکہ ہمارے مذہب نے ہمیں یہ سکھایا ہے لیکن ہم نے اس چیز کو کبھی استعمال نہیں کیا۔ ہم نے OIC کی بات کی، یہ بات ہونی چاہیے، یہ اچھی بات ہے، دیگر اسلامی ممالک کی بات کریں، وہ بھی ٹھیک ہے۔ میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ مسیحی برادری سے بات کی جائے کہ ہر چوتھے دن اس طرح یہ حرکت ہوتی ہے جس میں ایک polarization ہوتی ہے اور دنیا کو polarize کرنے میں غریب لوگوں کا نقصان ہی ہے، دنیا کا نقصان ہے، دنیا کے امن کا نقصان ہے تو اس امن کو برقرار رکھنے کے لیے صرف اتنا کافی نہیں ہے کہ مسلمان اٹھیں اور اس پر ردعمل کا مظاہرہ کریں اور اس کے بعد آہستہ آہستہ ٹھنڈ پڑ جائے، کوئی boycott کر دیا۔ اصل اور بنیادی بات ہے کہ economically boycott کے اثرات مرتب ہوتے ہیں، یہ اس لیے مرتب ہوں گے کہ اگر ہم فرانس کی مصنوعات کا مکمل boycott کریں، نہ صرف ہم boycott کریں بلکہ OIC boycott کرے اور دیگر ممالک boycott کریں گے تو وہاں کے عوام کو تکلیف پہنچے گی۔ ابھی وہاں کے عوام کو کوئی تکلیف نہیں پہنچی، یہ ایک بڑا اہم issue ہے۔

جناب! میری دوسری یہ بات ہے کہ ہمیں مسیحوں کے لیڈروں سے بات کرنی چاہیے کہ آپ کی بھی یہ ذمہ داری ہے۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت اور حرمت ہمیں جتنی عزیز ہے، اتنی ہی آپ کو بھی عزیز ہونی چاہیے اور ہم سمجھتے ہیں کہ عزیز ہے، اگر عزت واحترام عزیز ہے تو پھر اپنا کردار بھی ادا کریں۔ وہ اگر کہیں پر اپنا کردار ادا نہیں کر رہے تو ہمارا یہ کردار ہونا چاہیے کہ ہم ان کو وہ کردار ادا کرنے پر مجبور کریں۔ یہ میری رائے ہے، باقی روایتی چیزیں ہیں، وہ بھی ہونی چاہییں اور یہ انتہائی قابل مذمت اقدام ہے۔ ہماری حکومت کو آگے بڑھ کر اب غیر روایتی طریقے اختیار کرنے پڑیں گے کیونکہ کسی صاحب نے بات کی تھی اور درست بات کی تھی کہ ہمارے ماں باپ سے زیادہ کسی کی عزت اور حرمت ہے تو وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے، اگر یہ بات ہے تو ہمیں عملی طور پر اس کا مظاہرہ بھی کرنا پڑے گا۔ وماعلینا الا البلاغ۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ سینیٹر فیصل جاوید صاحب۔

Senator Faisal Javed

سینیٹر فیصل جاوید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ یہ ربیع الاول کا بابرکت مہینہ ہے۔ یہاں پر Leader of the House نے قرارداد پیش کی ہے اور اس کو پورے ایوان نے support کیا ہے، اس معاملے پر سب یکجا ہیں، ہم سب کو مل کر آواز اٹھانی چاہیے اور ہمیں اس پر وزیراعظم پاکستان جناب عمران خان صاحب کے ساتھ کھڑے ہونا چاہیے۔ آپ پیپلز پارٹی، مسلم لیگ (ن) یا کسی بھی پارٹی سے ہیں، جماعت اسلامی سے ہیں اور جمعیت علمائے اسلام سے ہیں لیکن ہم سب کو اس معاملے پر یکجا ہونا چاہیے، باقی سیاست ہوتی رہے گی لیکن اس خاص معاملے پر اکٹھا ہونا چاہیے۔

جناب! یہاں یہ بھی appreciate کرنا چاہیے کہ جس انداز میں وزیراعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان جناب عمران خان صاحب نے آواز اٹھائی ہے، ہمیں اس کی بھی مثال نہیں ملتی۔ پہلی مرتبہ دنیا کی تاریخ میں UN speech میں کسی نے اسلاموفوبیا کے حوالے سے آواز اٹھائی۔ فرانس کا مکروہ صدر ہے، اس کا مکرون، کیا نام ہے، اس کے حوالے وزیراعظم جناب عمران خان صاحب نے بڑا clear پیغام دیا کہ leader تقسیم کے بجائے لوگوں کو متحد کرتا ہے لیکن فرانس کے صدر نے اسلام پر حملہ آور ہو کر اسلاموفوبیا کی حوصلہ افزائی کا راستہ چنا ہے۔ فرانس کے صدر نے جان بوجھ کر مسلمانوں کو مشتعل کرنے کی راہ اختیار کی ہے۔ اسلام اور نبی آخرالزمان حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف نعوذ باللہ جو توہین آمیز خاکوں کی حوصلہ افزائی کی ہے، اس پر وزیراعظم نے ایک clear پیغام دیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ Facebook کے owner مارک زکر برگ کو وزیراعظم جناب عمران خان صاحب نے ایک خط لکھا، انہوں نے جس میں demand کی ہے کہ اسلاموفوبیا کے بارے میں social media پر مکمل پابندی لگائی جائے۔ اسے completely ban کیا جائے۔ تینوں جگہوں پر اگر ہم دیکھیں تو وزیراعظم عمران خان صاحب نے جس انداز میں اس issue کو address کیا ہے اور ابھی حالیہ جو UN کا اجلاس ہوا ہے اس میں بھی وزیراعظم نے ایک مرتبہ پھر اسلاموفوبیا کے حوالے سے بات کی اور اس وقت ہمیں اور تمام سیاسی جماعتوں کو، یہاں پر تمام سینیٹ کے ارکین کو وزیراعظم کے ساتھ کھڑے ہونا ہے اور مل کر اس آواز کو بلند کرنا ہے، اسے آگے لے کر جانا ہے، دنیا میں اپنا احتجاج بھی ریکارڈ کرانا ہے۔ یہاں پر بالکل صحیح بات ہوئی کہ ہم نے اس

حوالے سے practical measures بھی لینے ہیں کہ آئندہ کسی کی جرأت نہ ہو کہ وہ اس قسم کی حرکت کر سکے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر حافظ عبدالکریم صاحب۔

Senator Hafiz Abdul Karim

سینیٹر حافظ عبدالکریم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ۔ شکریہ، جناب چیئرمین! نبی صلوۃ والسلام ﷺ کا فرمان ہے، (عربی)، بخاری شریف کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ اس وقت تک تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے والد سے، اس کی اولاد سے اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب اور عزیز نہ ہوں۔ نبی کریم ﷺ کے ساتھ عقیدت اور محبت یہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ اس وقت تک ہمارا ایمان مکمل نہیں ہوتا جب تک ہم اپنے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے محبت اور عقیدت نہ کریں۔ باقی آج یہ جو قرارداد آئی ہے بالکل پوری اپوزیشن نے اور حکومتی جماعتوں نے، مسلمان اور غیر مسلمان جو بھی یہاں بیٹھے ہیں سب نے اس کی تائید کی ہے جو بہت اچھی بات ہے۔ جتنے بھی ادیان اور مذاہب ہیں وہ سب انبیاء کے تقدس پر متفق ہیں۔ ہم بھی تمام انبیاء کرام، حضور پاک ﷺ ہیں یا ان کے علاوہ جتنے بھی انبیاء ہیں، سب کی حرمت اور تقدس پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کی توہین کو غلط سمجھتے ہیں۔ اس وقت پوری امت اسلامیہ، اسلامی ممالک میں بے چینی کی ایک لہر پھیل چکی ہے۔ عوامی اعتبار سے غم و غصے کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ فرانسیسی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جا رہا ہے۔ بہت سے ممالک میں اس پر عمل درآمد شروع ہو چکا ہے، پاکستان میں بھی شروع ہو چکا ہے جو بہت اچھی بات ہے، مسلمانوں نے اچھے جذبات کا اظہار کیا ہے۔ اسی طرح حکمرانوں نے بھی اچھے اقدامات کیے ہیں لیکن اصل بات ہمارے حکمرانوں نے ان کی حکومت سے کرنی ہے کہ اس قسم کی حرکات کے بہت سے نقصانات ہوتے ہیں اور اس سے ثقافات اور مذاہب کے درمیان تصادم ہوتا ہے جس سے بچنا چاہیے۔ اس لیے ہماری حکومت نے جو اقدامات کیے ہیں ٹھیک ہیں۔ لیکن یہ کام صرف ایک تقریر یا ایک قرارداد سے نہیں چلنا۔ حکومت کو چاہیے کہ اس سے زیادہ وہ جتنے اقدامات کر سکتی ہے اسے کرنے چاہییں اور ہمارے نبی کریم ﷺ کا جو مقام ہے اس کے تحفظ اور تقدس کی حفاظت کرنے کے لیے تمام تر اقدامات کرنے چاہییں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ

Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: شکریہ، جناب چیئرمین! ابھی جو قرارداد پیش کی گئی ہے ہم سب اس بات کی حمایت میں ہیں کہ آخر کیا وجہ ہے یہ کون لوگ ہیں جو اس طرح کی جا بجا حرکات کرتے ہیں اور ان کے عزائم اور مقاصد کیا ہیں۔ میں یہاں پر یہ واضح کرتا چلوں کہ اس سے پہلے بھی ربیع الاول کے مہینے میں فرانس میں ایک ٹیچر نے اسی طرح کی ایک حرکت کی تھی جس کے بعد اسے قتل کر دیا گیا۔ یہ کون سا developed world ہے اور یہ کون سے صدر صاحب ہیں جو بھی میکرونی whatever his name is لیکن مسلم امہ متفقہ طور پر کھڑی ہے۔ جیسا کہ کل Gulf Corporation Council (GCC) کے جنرل سیکریٹری نے اس بات کو مکمل طور پر condemn کیا اور کہا کہ ہم اس کے خلاف ہر جگہ تک پہنچیں گے۔ اسی طرح پوری دنیا میں کل بہت بڑے protest ہوئے لیکن ہمیں یہی بات پوری دنیا کے سامنے لانی ہے کہ کیا مسلمان اس انتشار کو پیدا کر رہے ہیں یا یہ جو سازش کی جا رہی ہے یہ مسلم امہ کے خلاف ایک سازش ہے اور ان شاء اللہ جیسا کہ پہلے بھی پاکستان صفحہ اول کے ممالک میں کھڑا رہا ہے، آج بھی کھڑا ہے اور آئندہ بھی کھڑا رہے گا۔ ان شاء اللہ ہماری قوم ہر جگہ پر اپنی جان دینے کے لیے تیار ہے جہاں کہیں بھی حضور پاک ﷺ کے خلاف ذرہ برابر کسی نے کوئی جرات کی۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر محمد علی خان سیف۔

Senator Muhammad Ali Khan Saif

سینیٹر محمد علی خان سیف: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں یقینی طور پر بطور ایک مسلمان رسول کریم ﷺ کی شان میں ہونے والی کسی بھی گستاخی کو condemn کروں گا اور بھرپور احتجاج بھی کروں گا لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر ہم اسلام کے نقطہ نظر سے ہٹ کر بھی بات کریں تو انسانیت کے نقطہ نظر سے بھی یہ ایک انتہائی ذلیل، گھناؤنی اور گھٹیا حرکت ہے کہ کسی مذہب، کسی دین، کسی نظریے کے ماننے والوں کے رہنماؤں، ان کے لیڈروں کے خلاف اس طرح کے الفاظ استعمال کیے جائیں یا اس طرح کی بات کی جائے۔ میرے خیال میں اخلاقی پیمانے پر بھی یہ بات پوری نہیں اترتی چاہے وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگ ہوں۔ جہاں تک فرانس کا تعلق ہے تو ہمیں اس بات کا پتا ہے کہ فرانس یورپ کا ایک ملک ہے اور Council of Europe ایک بہت بڑا ادارہ ہے، یورپ کے کئی ممالک اس کے رکن ہیں، یہ اس ادارے کا رکن بھی ہے۔ Council of Europe

نے ایک convention pass کیا ہے جسے European Convention of Human Rights کہتے ہیں، جس پر فرانس نے بھی دستخط کیے ہیں اور یورپ کے تقریباً تمام ممالک نے اس پر دستخط کر کے اپنے اپنے ممالک میں قانون سازی بھی کی ہے۔ اسی Convention کا Article 10 ہے۔ اس Article 10 میں freedom of speech کی بات کی گئی ہے، freedom of information, freedom of expression, thought and holding of opinions کی بات کی گئی ہے۔ میں تھوڑی سی اس کی legality پر آپ سے بات کر رہا ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ فرانس جو آج انسانیت اور civilization and human rights کی بات کرتا ہے، اپنے ہی اصولوں کی پامالی کا مرتکب ہے۔ اس لیے کہ Article 10 یہ کہتا ہے اور اگر آپ مجھے دو منٹ دیں گے تو میں اس کے الفاظ آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں تاکہ آپ کو اندازہ ہو کہ یہ خود اس human rights کی violation کر رہے ہیں۔ Article 10 کہتا ہے کہ "everyone has the right to freedom of expression" اس حد تک بات ہو گئی لیکن اس کے بعد اسی Article کی clause 2 یہ کہتی ہے کہ "the exercise of these freedoms, since it carries with it duties and responsibilities, پھر coma یعنی یہ وہ حق اور اختیار ہے کہ جس کے ساتھ ذمہ داریاں اور responsibilities and duties حقوق اور فرائض یہ بھی ساتھ linked ہیں۔ آگے یہ آرٹیکل کہتا ہے کہ "may be subject to such formalities, conditions, restrictions or penalties as are prescribed by law and are necessary in a democratic society" یعنی یہ وہ حق ہے کہ جس کے ساتھ فرائض اور حقوق منسلک ہیں اور اس کے ساتھ وہ تمام formalities, conditions, restrictions اور سزائیں جو کہ قانون جس کا انتخاب کرے گا جو کہ ایک مہذب democratic society میں ضروری ہیں اور آگے یہ کہتا ہے کہ these formalities, responsibilities اور جو کچھ بھی کیا must be necessary in the interest of national security, territorial integrity, public safety, for the prevention of disorder or crime" یہ بہت اہم ہے:

"for the prevention of disorder or crime, for the prevention of health or morals, for the protection of reputation or rights of others."

آگے کافی لمبا آرٹیکل ہے، میں اس میں نہیں جانا چاہتا لیکن میں نے اس سے ایک اقتباس آپ کو پڑھ کر سنایا۔ ہر وہ چیز، ہر وہ حرکت اور اس کا ہر وہ نتیجہ جو کسی شخصیت کی بے عزتی کرنے سے، تضحیک کرنے سے، معاشرے میں جو اثرات مرتب ہوتے ہیں، اس پر پابندی کا لگنا عین قانون کے مطابق ہے اور یہ ان کا اپنا European Convention on Human Rights, Article 10 میں کہتا ہے۔ فرانس نے اس کنونشن کو ratify کرنے کے بعد اپنے آئین کے اندر بھی یہ اصلاحات کی ہیں کیونکہ فرانس obliged ہے کہ وہ European Convention on Human Rights کو اپنے ملک میں لاگو کرے، اس کے لیے قانون سازی کرے جو یہ کر چکے ہیں۔ اب اس حوالے سے European Court on Human Rights میں کئی cases گئے ہیں۔ وہاں پر کورٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے، ایک میں نہیں بلکہ کئی cases میں یہ فیصلے کیے ہیں کہ right to freedom of expression is subject to certain restrictions that are in accordance with law or necessary in a democratic society. اس کا مطلب یہ ہوا کہ فرانس میں اتنے سالوں سے جو law and order situation بھی بن رہی ہے، جو مختلف لوگوں کو مارا گیا ہے، disorder ہے، جلسے جلوس ہوتے ہیں، ایک افراتفری کی situation ہے، اس میں فرانس کی society اور فرانس کی حکومت پر یہ واجب ہے کہ وہ ایسی قانون سازی کرے جو اس چیز کو روکے۔ فرانس بجائے اس کے کہ قانون سازی کرے اور اپنی ذمہ داری ادا کرے، الٹا مسلمانوں کو target کر رہا ہے اور اس مذہبی جنونیت کو بھڑکاوا دے رہا ہے۔ صدر میکرون کی دو دن پہلے والی speech انتہائی شرمناک اور اپنے ہی ان اصولوں کو جن کو وہ خود مانتے ہیں اور ان کا احترام کرنے کا وہ پابند ہے، اس کی پامالی ہے۔

چیئرمین صاحب! اب میں ایک اور چیز پر آتا ہوں اور یہ میرا آخری point ہے۔ ایک منٹ کے اندر میں اپنی بات کو ختم کروں گا۔ Doctrine of Implied Covenant is an authentic principle of the constitutional law, human rights law and international law. اس کی تفصیل یہ ہے کہ کسی ملک میں جب

کوئی شہری اس ملک کی شہریت لیتا ہے تو جتنا وہ شہری پابند ہے اس ملک کے آئین اور قانون کے احترام کرنے کا، اتنا ہی وہ ملک، وہ democratic republic پابند ہے کہ وہ اس شہری کی عزت، اس کے خیالات، اس کے جذبات، اس کے احساسات کی پاسداری کرے۔ فرانس میں لاکھوں مسلمان شہری ہیں لیکن یہ بے شرم صدر جب پرسوں تقریر کر رہا تھا تو اس نے ان تمام مسلمانوں کو ignore کیا، انہیں غیر اور alien سمجھتے ہوئے، ان کو فرانس کے شہری حقوق سے محروم کرتے ہوئے یہ بات کی، ان کے مذہبی جذبات کی خلاف ورزی کی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ میرے جذبات کا احترام کرے، نہ کرے، مجھے اس بے غیرت کی ضرورت ہی نہیں ہے کہ وہ میری عزت یا میرا احترام کرے لیکن اپنے شہریوں کا احترام ضرور کرے۔ اس کے لاکھوں شہری ہیں اور یہ ان کے ووٹوں سے elect ہوا ہے۔ اس بے شرم کی اس حرکت پر نہ صرف ہمیں احتجاج کرنا چاہیے بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ پاکستانی حکومت کو European Court of Human Rights میں فرانسیسی شہریوں کی طرف سے، ہمارے کئی مسلمان پاکستانی آج فرانس کے شہری ہیں، ان کے ذریعے petition دائر کرنی چاہیے۔ ہمیں اس کے لیے lobbying کرنی چاہیے کہ ہم اس کے اس اقدام کے خلاف وہاں جائیں۔ دوسری بات، اس پر فرانس کے ساتھ سفارتی تعلقات بھی ختم ہونے چاہییں کیونکہ یہی diplomatic طریقہ ہے۔ Otherwise دوسرا طریقہ تو وہی ہے جو فرانس کی گلیوں میں ہو رہا ہے، ہم اسے support نہیں کرتے لیکن اگر رسول کریم ﷺ کی عزت اور ان کی شان میں کوئی گستاخی کرے گا تو میرے خیال میں violence بہت چھوٹا اقدام ہے جو ہم کرنے کے لیے آگے بڑھیں گے۔ Violence سے بھی زیادہ بہت کچھ ہو سکتا ہے اور ہمیں کرنا چاہیے کیونکہ یہ ہمارا دینی فریضہ ہے۔

جناب چیئرمین: حیدرآباد چیمبر آف سمال ٹریڈرز اینڈ انڈسٹریز سے ہمارے پاس 16 ارکان پر مشتمل ایک delegation آیا ہے جو اوپر لابی میں بیٹھے ہیں۔ ہم انہیں ہاؤس میں welcome کہتے ہیں۔ جی سینیٹر انوار الحق صاحب۔

Senator Anwar-ul-Haq Kakar

سینیٹر انوار الحق کاکڑ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ۔ جناب چیئرمین! اگر میں اس مذمتی قرارداد کا حصہ نہیں بنوں گا تو بروزِ قیامت شاید شفاعت

محمدی ﷺ سے اپنے آپ کو محروم پاؤں گا۔ نہ صرف میں بلکہ سوا یا پونے دو ارب مسلمان اپنے آپ کو اس شفاعت سے کسی طور محروم نہیں رکھنا چاہیں گے۔

جناب چیئرمین! یہ روایت جس کو لے کر فرانس کے موجودہ صدر چلے ہیں، یہ نئی نہیں ہے، یہ کافی پرانی ہے۔ آپ ﷺ کا جب ظہورِ نبوت ہوا، اس وقت سے آپ کی شان میں لوگ گستاخیاں کرتے آئے اور وہ تاریخ کے dustbin میں گم ہوئے۔ موجودہ میکرون یا مطعون جو بھی اس کا نام ہے، یہ بھی گم ہو جائے گا۔ اس کی نہ کوئی حیثیت ہے اور نہ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی حیثیت پر بات کر کے بہت زیادہ کسی اہم مقام کی نشان دہی کرنی چاہیے۔ یہ ابو جہل کے پیروکار ہیں، ابھی بھی ہیں اور شاید آنے والے وقتوں میں بھی آتے رہیں گے۔ ہم سوا یا ڈیڑھ ارب مسلمانوں کی آپ ﷺ کی ذات مبارکہ کے ساتھ چودہ سو سال کی ایک spiritual and emotional investment ہے اور وہ investment ہم نے inspire کی ہے، ہم نے seek کی ہے، ہم نے قرآن حکیم سے لی ہے۔ (عربی) ہمیں خدا نے خود بتایا ہے، اعلان کیا ہے کہ یہ ہے وہ ہستی جو role model ہے۔ قیامت تک انسانوں نے ان سے طرز زندگی اختصار کرنا ہے، سیکھنا ہے، ان کو follow کرنا ہے اور اسی میں انسانیت کی نجات ہے۔ ہماری روحانی جڑیں اس میں ہیں۔

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

ہم سمجھتے ہیں کہ کائنات کی حقیقت اس میں پنہاں ہے کہ جس نے آپ ﷺ کے footsteps پر چلنا شروع کیا، کائنات کے تمام اسرار، کائنات کے تمام خزانے اس فرد اور اس قوم کے لیے کھلیں گے۔ جس نے اس راہ کو ترک کیا، وہ اپنے لیے ضلالت کی راہ چن لے گا۔ ہم اس ذلالت سے بچنے کے لیے، اس سے پناہ میں آنے کے لیے، آپ ﷺ کی شفاعت بھی طلب کرتے ہیں اور اس راہ پر چلنے کی اللہ تعالیٰ سے توفیق اور دعا بھی کرتے ہیں۔

اس وقت اس احتجاج کے ساتھ ساتھ دنیا میں یہ realize کرنا ضروری ہے کہ dignity of spiritual right کو انسانی حقوق کا حصہ، قوانین کے ذریعے بنایا جائے۔ ہم اس dignity کے لیے جو آپ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ کے ساتھ اور باقی انبیاءؑ کی ذاتِ مبارکہ کے ساتھ جڑی ہے، Pakistan should take a lead کہ وہ اس میں world opinion کو

mobilize کرے۔ ہمیں اسلامی دنیا میں بھی اس discourse کو initiate کرنا چاہیے اور جو غیر اسلامی دنیا ہے، وہاں پر بھی ہمیں intellectual discourse generate کرنا چاہیے۔ Right of expression should be delinked with right to insult. We cannot recognize the right to insult, nor will we surrender the right to respect to spiritual dignity. اس پر ہر سطح پر جانے کے لیے لوگ تیار ہوں گے چاہے ہم چاہیں، نہ چاہیں جیسے میرے معزز دوست بیرسٹر سیف نے کہا۔ کوئی نہیں چاہتا کہ وہ violent راہ اختیار کرے لیکن ایسی صورت حال میں human emotions overwhelm، violence بہت نیچے درجے پر چلا جاتا ہے، ہوتے ہیں اور کہیں پر کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ ایسی صورت حال اور کیفیت سے بچنے کے لیے بہتر یہ ہے کہ یہ جو لبرل فاشزم کا نمائندہ ہے، فرانسیسی صدر، اس لبرل فاشسٹ کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ بین الاقوامی امن کے لیے بھی کچھ بنیادی اصولوں پر agree کرنا پڑے گا۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: نورالحق قادری صاحب۔

Mr. Noor-ul-Haq Qadri, Minister for Religious Affairs and Interfaith Harmony

جناب نورالحق قادری (وزیر برائے مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی): جناب چیئرمین! شکریہ۔ آج اس ہاؤس نے جو قرارداد پیش کی ہے اور یہ پوری پاکستانی قوم اور دنیا بھر میں جتنے مسلمان رہتے ہیں، ان سب کے جذبات کی عکاسی ہے اور ترجمانی ہے۔ یقیناً حضور نبی کریم ﷺ کی توہین یا تحقیر پر مسلمانوں کے دل اور روح مجروح ہو جاتے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ (عربی) (ترجمہ): نبی کی حیثیت، احترام اور مقام مومنین کے لیے، مسلمانوں کے لیے اپنی جانوں سے بھی زیادہ بڑھ کر ہے۔ الحمد للہ قرآن پاک نے واضح فرمایا ہے کہ (عربی) (ترجمہ): رسولوں میں کسی میں ہم فرق نہیں کرتے، ان کے احترام میں، ان کی تعظیم میں، ان کی توقیر میں۔ اس حوالے سے مسلمانوں نے عملاً یہ دکھایا بھی ہے کہ ہم دیگر مذاہب اور دیگر انبیاء کرام اور دیگر کتب سماوی کے لیے کیا جذبہ رکھتے ہیں۔ اس کی واضح دلیل یہ ہے کہ مسلمانوں کے ہر گھر میں آپ کو موسیٰ کا نام ملے گا، عیسیٰ کا نام ملے گا، سلیمان کا نام ملے گا، داؤد کا نام ملے گا، آسیہ اور

مریم کے نام ملیں گے لیکن پوری Christianity اور یہودیت میں کوئی یہ بتادے کہ کسی نے محمد، عائشہ، فاطمہ، علی یا زینب نام رکھا ہو؟ اس حوالے سے مسلمان کافی فراخدل ہیں۔

جناب والا! کل یا پرسوں فرانسیسی صدر کا جو بیان آیا، ہمارے ایک فاضل رکن نے کہا کہ فرانس میں مسلمانوں کی بہت بڑی آبادی ہے اور یہ بہت ذمہ دار آبادی ہے، میں ان سے اتفاق کرتا ہوں۔ فرانس کے عرب دنیا سے جو تعلقات ہیں، میں Arab media کو follow کرتا رہتا ہوں تو پچھلے دو، تین دنوں سے عرب دنیا کا جو ردعمل ہے، یقیناً بہت غصے اور غم کا ردِ عمل ہے لیکن یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اگر کسی نے کھل کر فرانسیسی صدر پر جرح کی اور اس پر تنقید کی، عالم اسلام میں دو لوگ ہیں، صدر اردوان اور عمران خان۔ صدر اردوان نے کہا کہ انہیں دماغی بیماری کے علاج کے لیے کچھ گولیاں لینی چاہییں۔ جس طرح فرانسیسی صدر نے مسلمانوں کو نشانہ بنایا ہے، بجائے اس کے کہ مسلمانوں کے دکھوں کا مداوا کرتا، جس طرح نشانہ بنایا گیا تو واقعی اس کا یہ کردار انتہائی مجرمانہ ہے، احمقانہ اور غیر ذمہ دارانہ ہے۔

جناب والا! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے ہفتے پوری اسلامی دنیا کے Heads of Islamic Department and Ministers کا ایک اجلاس video link پر ہوا جسے ترکی host کر رہا تھا، میں بھی اس اجلاس میں شریک ہوا تھا۔ میں نے اس میں یہ تجویز پیش کی تھی، اس کا اعادہ کرنا چاہوں گا، میں نے انہیں کہا تھا کہ اس کا علمی اور فکری جواب بہت ضروری ہے۔ مسلمانوں کے scholars, محقق، علما اس کا academic level پر، علمی اور فکری طور پر بھرپور جواب دیں۔ سفارتی اور سیاسی جواب انتہائی ضروری ہے اور مغرب میں موجود انصاف پسند طبقات کے لیے اسلامی ممالک کو OIC کے platform یا کسی بھی دوسرے platform سے ان طبقات کے ساتھ ایک مؤثر رابطہ اور پیغام دینے کی ضرورت ہے۔ آج سیف صاحب نے کہا کہ already کوئی international convention موجود ہے، اگر یہ ہے تو اس سے گرد و غبار اٹھایا جائے اور اسے سامنے لایا جائے، اگر نہیں ہے تو ایک بھرپور مؤثر قسم کے international convention کی ضرورت ہے۔ میرے خیال میں یہ پہل پاکستان کو کرنی چاہیے۔ میرا وزیراعظم صاحب کو بھی یہی مشورہ ہو گا، وزارتِ خارجہ کو بھی یہی مشورہ ہو گا، یہاں موجود نامی گرامی قانون دانوں کو بھی یہی مشورہ ہو گا۔ اس کے ساتھ ساتھ Islamophobia کے خلاف میڈیا پر جو کچھ ہو رہا

ہے،news channels کے ساتھ ساتھ film industry جو کچھ کر رہی ہے، اس کا بھی جواب ضروری ہے۔اس کا معاشی اور اقتصادی جواب بھی ضروری ہے:

ہر ابتدا سے پہلے ہر انتہا کے بعد
ذکرِ نبی ﷺ بلند ہے ذِکر خدا کے بعد
دنیا میں احترام کے لائق ہیں جتنے لوگ
میں سب کو مانتا ہوں مگر مصطفےٰ ﷺ کے بعد

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر کلثوم پروین صاحبہ۔

Senator Kalsoom Perveen

سینیٹر کلثوم پروین: شکریہ، جناب چیئرمین! آپ اشارے سمجھنے لگ گئے ہیں، یہ اچھی بات ہے۔

جناب چیئرمین: میں اب پورے ایوان کے اشارے سمجھتا ہوں، فکر نہ کریں۔ دور سے سارے اشارے ہی کر رہے ہوتے ہیں۔ جی۔

سینیٹر کلثوم پروین: ربیع الاوّل کا خوبصورت مہینہ ہے اور آمدِ رسول ﷺ ہے۔ان کی آمد کی وجہ سے فضا میں خوشبو ویسے ہی بسی ہوئی ہے۔ سرکارِ دو جہاں ﷺ اس مہینے میں تشریف لائے تھے جو عالمِ دو جہاں کے لیے بنائے گئے تھے۔اس دن زمین اور آسمان نے ہدیہ سلام پیش کیا تھا، حضرت موسیٰ سے لے کر تمام پیغمبروں نے سلام پیش کیا تھا۔

جناب والا! فرانس میں جو کچھ ہوا ہے، میں سمجھتی ہوں کہ Christians بہت سارے ممالک میں رہتے ہیں لیکن فرانس اور ناروے کا ہمیشہ رویہ یہ رہا ہے کہ انہوں نے ہر جگہ یہ کوشش کی ہے کہ کسی طرح مسلمانوں کی دل آزاری کی جائے۔ سب کو پتا ہے کہ آقا دو جہاں ﷺ پر ہمارے بال بچے، ہمارا گھر، ہم خود ان پر قربان، ہم ان کے پاؤں کی خاک بھی نہیں ہیں لیکن ہمیں اس موضوع پر ضرور بات کرنی چاہیے۔ میرے خیال میں as a Muslim ان سے محبت کے لیے ہمیں ضرور بات کرنی چاہیے۔ نبی کریم ﷺ کے خاکے تو کجا وہ لوگ خاک تک بھی نہیں پہنچ سکتے، خاکے تو بہت بڑی چیز ہے۔آپ ﷺ دو جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے اور قیامت تک یہی ہو گا کہ اللہ تعالیٰ ان

کا نام بلند رکھے گا اور آخر تک وہی نام روشن رہے گا۔ قیامت کے روز آپ ﷺ ہی حوضِ کوثر پر ہوں گے اور اپنی امت کے لیے شفاعت کی دعا کریں گے۔

جناب والا! انہیں ارطغرل کیوں پسند نہیں ہے؟ اس ملک کو سازش کر کے سلطنت عثمانیہ سے لیا گیا، اس میں یہودی عورتوں کا بہت کردار تھا کیونکہ مسلمان اگر پھسلے ہیں تو ان ہی عورتوں کی وجہ سے، انہیں اپنے محلوں میں لے آئے اور اس کے بعد ایک سازش شروع ہو گئی۔ فرانس نے اپنی عورتوں کے ذریعے ایک جگہ بنائی اور اس طرح اس ملک کو حاصل کیا۔ جناب والا! میں سمجھتی ہوں کہ اس وقت پونے دو ارب کے قریب مسلمان ہیں، قیامت تک کسی کے اتنے زیادہ followers پوری دنیا میں نہیں ہوں گے۔ اچھی بات یہ ہے کہ یہ بڑھتے جا رہے ہیں، ان میں کمی نہیں آئی اور نہ تا قیامت کمی آئے گی۔ یہ نام قیامت تک ایسے ہی چمکتا رہے گا۔

میں آپ کو دوسری مثال نیوزی لینڈ کی وزیر اعظم کی دیتی ہوں۔ آپ دیکھیں کہ وہاں نمازیوں پر حملہ ہوتا ہے تو وزیر اعظم خود آ کر کھڑی ہو جاتی ہے اور ان کے ساتھ scarf day مناتی ہے, abaya day مناتی ہے، مسجد کے باہر اپنے لوگ کھڑے کرتی ہے اور آج دیکھیں کہ اس نے کتنے ووٹ لیے ہیں اور دوسرے کو اس نے 26 سیٹیں بھی نہیں لینے دیں۔ یہ ہوتی ہے popularity, یہ ہوتا ہے انسان، انسانیت اور انصاف اور اگر آپ سمجھ رہے ہیں کہ یہ سب کچھ کر کے، مسلمانوں کی دل آزاری کر کے کوئی جنگ جیت جائیں گے تو یہ ناممکن ہے، بالکل ناممکن ہے۔ اس کے لیے ہماری جانیں تو حاضر ہیں اور میں سمجھتی ہوں کہ کوئی بھی مسلمان ایسا نہ ہو گا جو آپ ﷺ کے نام پر قربان نہ ہو گا۔

Mr. Chairman: Thank you.

سینیٹر کلثوم پروین: جناب چیئرمین! ہماری اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جلد از جلد یہ الیکشن جتوائے۔

جناب چیئرمین: آمین۔

سینیٹر کلثوم پروین: جب آپ ہوں گے تو شاید لوگوں کو convey بھی کر سکیں کہ مسلمان کسی کے لیے بھی negative نہیں ہے۔ جب آپ ہمیں اتنا مجبور اور punch کر رہے ہیں تو یہ ضروری بات ہے کہ ہمارے منہ سے گالی گلوچ ہی نکلے۔ میں یہ کہوں گی کہ جیسے بیرسٹر سیف نے کہا تھا

اور قادری صاحب نے فرمایا ہے ایک علما کانفرنس ہونی چاہیے، بے شک video link کے ذریعے کر لیں جس میں تمام لوگوں کے نظریات کو اکٹھا کر کے وہاں پر بھیجا جائے کہ ہم تمام مسلمان پوری دنیا سے یہ جذبات رکھتے ہیں کہ نبی ﷺ پر ہم سب قربان ہوں۔ جناب چیئرمین! جس شخص نے نبی ﷺ کی حرمت کے لیے آواز یا تلوار نہیں اٹھائی وہ مسلمانوں کے دائرے سے خارج ہے۔ آپ! ﷺ کی حرمت کی قسم کھائی ہوئی ہے اور میرے رب نے کھائی ہے۔ میرے رب کا محبوب کون ہے میرا نبی ﷺ۔ تو یہ نام تو قیامت تک ہمیشہ کے لیے رہے گا لیکن جو بدنیتی ہے، جو ذلالت ہے اور مجھ میں تو یہ ہمت نہیں ہے کہ سوشل میڈیا پر جو خاکے لوگوں نے چلائے ہوئے ہیں انہیں دیکھوں مگر بہر حال جنہوں نے یہ کیا ہے شاید Prime Minister نے ان سے بات کی ہے اور کرنی بھی چاہیے اور اس سلسلے میں خود دوبارہ بھی بات کرنی چاہیے کہ سوشل میڈیا پر کم از کم خاکے نہ دیں۔ جو کچھ ذلالت ان لوگوں نے کی ہم سب اس پر اپنی جانیں دینے کے لیے بھی تیار ہیں لیکن ساتھ ساتھ کوئی قانون سازی بھی ہونی چاہیے اور ساتھ ساتھ دنیا کو بتانا چاہیے کہ ہم صرف جذباتی نہیں ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ اب ان مسائل کا حل ہو۔ ہم آپ کے کسی شخص کو برا بھلا نہیں کہہ رہے اگر مسلمان پھر جذباتی ہو کر آپ کو مار دیتے ہیں تو پھر ایک علیحدہ بات ہے اور جیسا کہ نیوزی لینڈ کی Prime Minister نے کیا ہے اگر آپ بھی یہی positive سوچ رکھیں تو ان شاء اللہ یہ positive سوچ رنگ لائے گی۔ آپ کا بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر ستارہ ایاز صاحبہ۔

Senator Sitara Ayaz

سینیٹر ستارہ ایاز: چیئرمین صاحب! شکریہ۔ میں بھی اپنے تمام colleagues کے ساتھ، جس طرح انہوں نے مذمت کی ہے، شدید الفاظ میں مذمت کرتی ہوں۔ یہ پہلے بھی ہوتا رہا ہے لیکن فرانس میں اس طرح گورنمنٹ کی طرف سے ہونا واقعی قابل مذمت بھی ہے اور مسلم ممالک کی طرف سے اس پر action بھی لینا چاہیے۔ آج جو خبریں آ رہی ہیں کہ French authorities نے اور I don't know کہ یہ صحیح ہے یا نہیں لیکن سوشل میڈیا پر خبریں آ رہی ہیں کہ French authorities نے مسجدوں میں جا کر وہاں کی پولیس نے مسلمانوں کو مارا ہے اور ان پر تشدد کیا ہے۔ I think French authorities have crossed the red line and if they are doing these things and I don't know what they want to do اور ان کے تمام لوگ وہاں پر کیا چاہتے ہیں شاید وہ

Islamophobia یا جو ہماری پچھلی جنگ چلتی آ رہی ہے، اس کو ہوا دینا چاہ رہے ہیں اور جو امن مسلمانوں اور Christians کے درمیان تھا اس کو دوبارہ ختم کرنا چاہ رہے ہیں لیکن جو Muslim countries ہیں انہیں کم از کم یکجا ہو کر آواز اٹھانی چاہیے کیونکہ ہم تمام مسلمانوں کے لیے اس وقت یہ ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ میں کہنا چاہوں گی کہ ہم سب اللہ کے رسول ﷺ پر جتنا زیادہ بھی ہو سکے درود و سلام بھیجیں۔ ان کی جانب سے جو کچھ ہو رہا ہے میں اس کا نام بھی نہیں لینا چاہتی کہ وہ خاکے بنا رہے ہیں یا جو کچھ کر رہے ہیں لیکن ہمیں چاہیے کہ ہم آپ ﷺ کے عمل کو follow کریں اور at least یہ تو ہم کر سکتے ہیں اور بہت سارا درود آپ ﷺ پر بھیجیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر محسن عزیز صاحب۔

سینیٹر محسن عزیز: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نبی کائنات، خاتم النبیین محمد ﷺ کے متعلق آج یہاں پر جو قرارداد پیش ہوئی ہے میں اس کی پوری حمایت کرتا ہوں اور یہاں یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ جو مکروہ، شرمناک، دردناک، غیر اخلاقی اور ذلالت سے بھرا ہوا بیان فرانسیسی صدر کی طرف سے دیا گیا ہے۔۔۔۔

جناب چیئرمین: یہ مانسہرہ والے پیچھے کیا سازش کر رہے ہیں، آ جائیں آگے اپنی سیٹوں پر آ جائیں۔ جی۔

سینیٹر محسن عزیز: میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ نہ تو freedom of press ہے، نہ freedom of expression ہے۔

(اس موقع پر ایوان میں مغرب کی اذان سنائی دی)

جناب چیئرمین: جی، ڈاکٹر صاحب۔

Senator Dr. Sikandar Mandhro

سینیٹر ڈاکٹر سکندر میندھرو: جناب چیئرمین! یہ جو resolution پیش کیا گیا ہے ہم اس کی پرزور حمایت کرتے ہیں اور یہ جو عمل فرانس میں ہوا ہے اس کی شدید الفاظ میں مذمت بھی کرتے ہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ آج سے 1400 سال سے پہلے دنیا میں تشریف لائے۔ اس وقت دنیا میں جہالت، ظلم اور ناانصافی کی اندھیریاں تھیں۔ دنیا میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ روشنی بن کر نہ صرف مسلمانوں کے لیے بلکہ تمام عالم کے لیے کیونکہ آپ ﷺ

رحمت العالمین تھے۔ پوری دنیا میں انسانیت کے لیے وہ ایک رحمت بن کر آئے۔ انسانوں کو اخلاق، عزت اور انصاف کی زندگی کی تعلیم دی۔ اس وقت یہ لوگ جو آج کل کہتے ہیں کہ ہم بہت آگے ترقی کر کے چلے گئے ہیں اس وقت یہ جانوروں جیسی زندگی بسر کرتے تھے۔ ان کے پاس کوئی انسانی اقدار اور اخلاق کا کوئی معیار بھی نہیں تھا لیکن وہ رحمت العالمین پوری دنیا کے لیے ایک message لے کر آئے۔ رب العالمین کی طرف سے کہ انسان کو کس طریقے سے اپنی زندگی گزارنی ہے۔ دوسروں کے ساتھ کیسا رویہ اختیار کرنا ہے۔ انصاف اور اخلاق کی کون سی معیار پر انسان کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے پیدا کیا ہے۔ (عربی) بہت بڑی تقویم کے ساتھ انسان کو پیدا کیا گیا ہے۔ اس انسان کی صرف یہ پہچان ہے کہ وہ اشرف المخلوقات ہے ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے احسن التقویم کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے لیکن وہی انسان کچھ ایسی حرکتیں کرتے ہیں کہ پھر ان کو اسفل سافلین یعنی نیچے سے نیچے درجے تک گرا دیتے ہیں۔ آج کل جو 21ویں صدی میں بھی یورپ کہتا ہے کہ ہم ترقی کر کے liberalism کے پاس گئے ہیں۔ انسانی قدروں اور human rights کے ہم علم بردار ہیں۔ وہ یہ نہیں سوچتے کہ ایسی حرکتوں سے وہ اربوں انسانوں کے دلوں کو مجروح کرتے ہیں۔ ان کے احساسات کا خیال نہیں رکھتے تو یہ کون سی اور کسی تعریف سے ایک مہذب اخلاق دنیا ہے۔ یہ حرکت پہلے بھی ہوئی ہے۔ کیونکہ اٹلی میں مذہب کے نام پر بہت ساری جنگیں بھی لڑی ہیں۔ یہی Christianity اور مسلمانوں کی ایک لمبی تاریخ ہے لیکن اس جہاد سے یا نام نہاد جنگوں سے کچھ نہیں بنا۔ انسان کی توہین ہوئی ہے اور ان کی زندگیوں کو تلف کیا گیا ہے لیکن دنیا میں کوئی تعمیری نشان نہیں ملا۔ یہ بار بار کرتے ہیں۔ میرا تو ایک سوال اور پریشانی یہ ہے کہ یہ بار بار کیوں ہوتا ہے؟ یہ بار بار اس لیے ہوتا ہے کہ ان کی ایسی سوچ کے خلاف کوئی اچھا قدم نہیں اٹھایا گیا۔ اس لیے بار بار ایسی چیزیں ہوتی رہتی ہیں۔

جناب چیئرمین! پاکستان ایک بہت اہم مسلمان ملک ہے۔ یہ ایک ایٹمی قوت ہے۔ ہمیں اور زیادہ ذمہ داری کا احساس ہونا چاہیے۔ مجھے بہت خوشی ہوتی اگر آج ترکی کا example نہیں دیا جاتا اور پاکستان کی مثال دی جاتی کہ انہوں نے ہمارے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی جو بے حرمتی یا بداخلاقی کی گئی ہے اس کے خلاف کوئی بڑا action لیا ہے۔ ہمیں اس سے بڑھ کر کچھ نہ کچھ عملی اقدامات کرنے پڑیں گے جن سے ہم ثابت کر سکیں کہ صرف ہال سے چار دیواروں کے اندر ہم

حضور کریم ﷺ کی مثالیں نہ دیں، ہم یہ ثابت کر کے دکھادیں کہ ہمیں اس کام سے کتنی تکلیف ہوئی ہے، اب کس حد تک ہم جا سکتے ہیں۔

جناب والا! وقت بہت ہو چکا ہے، ہال بھی خالی ہو رہا ہے۔ میں حکومت کو ایک مشورہ دوں گا کہ یہ قرارداد تو ہم pass کر لیں گے، ہم اپنے شہریوں کو یہ بھی کہہ دیں کہ آپ ان کی اشیا کا boycott کریں۔ ہم سے مسلمان دنیا زیادہ امید رکھتی ہے کیونکہ ایک nuclear power اور مسلمان ممالک کے ایک اہم ملک کی طرف سے یہ reaction میرے خیال میں کافی نہیں ہے کہ ہم صرف Ambassador کو بلا کر اس کو کوئی یادداشت نامہ دے دیں یا ہم کوئی بیان دے دیں، ہمیں بہت آگے جا کر اس قسم کی lead کرنی چاہیے جس سے یہ پورا اسلامی ملک اور ہم اپنی ذمہ داری محسوس کریں کہ ہاں واقعی اس میں ہم نے اپنا کوئی کردار ادا کیا۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر محسن عزیز صاحب۔

Senator Mohsin Aziz

سینیٹر محسن عزیز: جناب! اس مکروہ شخص نے، اس ذلیل شخص نے جو بیان دیا ہے، اس سے نہ صرف دنیا کے مسلمانوں کی دل آزاری ہوئی ہے، دل شکنی ہوئی، ان کے جذبات ابھر کر سامنے آئے ہیں بلکہ فرانس مغربی ممالک میں میرے خیال میں سب سے بڑا ملک ہے جس میں 60 لاکھ مسلمان بستے ہیں، ان کی آبادی کا تقریباً 9 فیصد ہے، ان کی بھی دل آزاری ہوئی ہے۔

ہمیں بھی کوئی نہ کوئی firm, strict action لینا چاہیے کیونکہ فرانس کی طرف سے پے در پے اس طرح کے واقعات ہو رہے ہیں۔ حجاب کے متعلق جو ان کی legislation ہوئی ہے، وہ بھی اس کی ایک کڑی ہے، اس کے علاوہ وہاں پر جو دو تین واقعات ہو چکے ہیں، وہ بھی اس کی کڑی ہیں۔ ہمیں firm action لینا چاہیے، ان کی مصنوعات سے بالکل ہمیں boycott کرنا چاہیے۔ حکومت کو چاہیے کہ جو ان کے shelves میں، ہمارے shelves میں کوئی ان کی مصنوعات پڑی ہیں، ان کو بالکل discard کر دیا جائے۔ حکومتی طرف سے اور عوام کی طرف سے بھی ان کی مصنوعات کا boycott ہونا چاہیے۔

ہماری طرف سے بھی اگر کوئی delegation France جا رہا ہے تو اس کو نہیں جانا چاہیے، بالکل boycott کرنا چاہیے بلکہ Pak-friendship Group کو بھی ban کرنا

چاہیے، وہ بھی آگے نہیں چلنا چاہیے۔ میں ضرور کہوں گا کہ مسلمان ممالک کے عوام کے جذبات ضرور مجروح ہوئے ہیں لیکن افسوس سے کہنا چاہتا ہوں کہ مسلمان بٹ چکا ہے، ان کے حکمرانوں نے مسلمانوں کو بانٹ دیا ہے کیونکہ ان کی جائدادیں، ان کے پیسے ان ممالک میں پڑے ہوئے ہیں، اس لیے وہ چپ ہیں۔ افسوس کی بات ہے، صد افسوس کی بات ہے کہ وہ آج چپ ہیں، وہ action نہیں لے رہے ہیں، ہمیں کم از کم action لینا چاہیے۔ ان کے سفیر کو بلا کر نہ صرف اس کی مذمت کرنی چاہیے بلکہ ان کے سفیر کو واپس بھجوانا چاہیے کیونکہ یہ ہمارے .نبی ﷺ کے متعلق ہے۔

جناب! آخر میں اپنے دوستوں، بھائیوں، بہنوں اور اپنے عوام سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارا ملک ہے، ہمیں اس پر ضرور احتجاج کرنا چاہیے، ضرور اپنے جذبات کا اظہار کرنا چاہیے، برملا کرنا چاہیے، چھپے ہوئے نہیں، کھل کر کرنا چاہیے، جیسے عمران خان صاحب نے اور ترک صدر نے کیا ہے۔ اس ملک کو اپنا ملک سمجھیں، ایسا نہ ہو کہ ہم لوگ باہر نکل کر اپنی ہی املاک کو، اپنے آپ کو جلانا شروع کر دیں، اس کا فائدہ کسی کو نہیں ہو گا، اپنا نقصان ہو گا اور دوسرا ملک یا جس نے یہ نازیبا، بے ہودہ حرکت کی ہے، وہ اس پر خوش ہوں گے، اس لیے اپنے آپ کو بچا کر رکھیں۔ ہم ایٹمی ملک ضرور ہیں لیکن اس میں ایٹم بم تو استعمال نہیں ہو سکتا لیکن سخت سے سخت اقدامات کرنے چاہییں، ان سے ہمیں دریغ نہیں کرنا چاہیے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی مشاہد حسین سید صاحب۔

Senator Mushahid Hussain Sayed

Senator Mushahid Hussain Sayed: *Bismillah-ir-Rehman-ir-Raheem.* First of all I feel that the Senate of Pakistan has done its Islamic duty. It is a legal duty and a human duty to take up this very important issue. I just want to make two-three points because I don't want to repeat what has been said.

I am personally also very disappointed with France, especially President Macron because France has a largest Muslim minority in Europe, six million people, and France is part of the new Europe which is multi-ethnic, multi-

religious and pluralist where all religions whether Islam, Judaism, Christianity are supposed to coexist in equality.

Mr. Chairman, the second issue I would like to raise is the double standard and the hypocrisy which the French particularly, they have done it in the past also and now the President of France is part of that double standard and hypocrisy.

Mr. Chairman, in France and 14 other European countries, there are laws that anybody who denies the holocaust, holocaust is the killing of Jews in Nazi Germany, any person who denies the holocaust, can be arrested, can be imprisoned because he is denying the holocaust which of course a crime against humanity committed by the Christians of Europe against the Jews of Europe but on the same premiss when it comes to maligning or undermining the basic fundamental right of religious belief of Muslim, they say it is freedom of expression, that freedom of expression is denied in the cases of holocaust but open in the case of Islam and Muslims, so we reject these double standards. This issue should be taken up with the UN Secretary General. It should be taken up with the Human Rights Council and also the European Court of Human Rights which sits in Strasbourg.

Mr. Chairman, I think from your side, you should also write to your counterpart, the French Senate. The French Parliament should take note of the irresponsible and narrow-mindedness and bigoted statements of the President of France, which we all condemn strongly. Thank you.

(Desk thumping)

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی علی محمد خان صاحب۔

Mr. Ali Muhammad Khan, MoS for Parliamentary Affairs

جناب علی محمد خان: شکریہ، جناب چیئرمین!

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا، لوح قلم تیرے ہیں

(عربی)۔

Honourable Chairman, today is a very important day. This is the day on which the hearts of billions of Muslims are aching with pain. This is a day when a person who have been celebrated across different religions, who have been acknowledged as a greatest man in the history of mankind, I am talking about Holy Prophet

حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین،

who not only Muslims but non-Muslims who have an eye for history and who are knowledgeable and who care about the peace of the world, they acknowledge him as a best in peace.

Mr. Chairman, today I want to take this opportunity and say as an extreme thing that Mr. Macron, the President of France, he has brought shame to the people of France whom I, my heart says the majority of the people of France would not be on the same page with their President.

Mr. Chairman, I want to tell on behalf of 220 million Pakistanis and on behalf of 02 billion Muslims across the globe, I want to tell Mr. Macron that our Prophet Muhammad ﷺ when he was being addressed in the Holy Quran, he was being addressed as *Rehmat-ul-*

Lil-Alameen, that he was *"Rehman"*, blessing and mercy not only for Muslims but for the whole mankind.

Mr. Chairman, standing on this august floor that is the Upper House of Pakistan, the Senate of Pakistan, which is the House of Federation, this is the nation, this is the country which was made in the name of *La Ilaha Illallah Muhammad-ur-Rasool-Ullah.* So, Mr. Macron, what you have done is, you have brought great shame to the people of France. Mr. Macron you have put peace of the world at stake. Mr. Macron, do you know who was Muhammad (PBUH)? He was a man who forgave the person who slaughtered his uncle Hazrat Hamza (RA) into pieces, when the day came, the day of the victory of Makkah, the same Prophet Muhammad (PBUH), you and a few Islamophobes like you are vehemently and shamelessly demeaning with those caricatures. Do you know what he did with that person who martyred his uncle? He forgave him and he made his house as a house of cradle of peace.

Mr. Chairman, we Muslims across the globe, we don't only respect Prophet Muhammad (PBUH) and love him more than our father, mother, children and everything in this world because this is something which remains in our hearts but we as Muslims, we are being forbidden in our religion because Islam is a religion of peace. Islam means peace and in our Holy Book Quran, which sadly in France and countries like Norway and many other countries. It was brunt. Mr. Chairman, in that same Quran, we are being ordered not to make fun of the false gods of other religions because then they will make fun of our real God, that is, Allah.

Mr. Chairman, what has happened in the France has hurt us a lot. Mr. Chairman, today the whole Muslim Ummah is demanding that not only these caricatures be removed but France as a nation and Mr. Macron as a President of France, he should say "sorry" and present unconditional apology to all the Muslims across the globe.

We are not weak, our wish for peace is not our weakness, Mr. Chairman, and I want to tell that it is not us, it is you who is spreading hate based on religion. History of mankind is replete and full of wars based upon hate and based upon wars of religion and racism.

Mr. Chairman, I want to remind Mr. Macron and the people of France, as it was being said by one of my worthy brothers hereto, Mr. Mushahid Hussain Sayed, that in many western countries it is not even allowed to deny holocaust. Where is the freedom of speech there? We respect your law. There can be two sides of history, yes but we respect your law. You cannot deny holocaust in many western countries, if you do that, you will be punished and you will be jailed. So, in the same way we want to tell you that there is no ultimate freedom of speech, it is always qualified subject to some restrictions. We Muslims respect Hazrat Musa (AS), we respect Hazrat Eisa (AS), that is, Jesus Christ. So, we expect the same from you and here standing in the end, I want to say here on this august House, I want to remind the Muslim Ummah that our creation has no worth if we cannot save the honour and dignity of the Prophet Muhammad (PBUH) and I also want to address the whole Muslim Ummah and request them and tell them that the only

way to stop these crimes, the Islamophobic crimes, these hate-mongers, is to become strong by following Quran and Sunnah, and following the life of Prophet Muhammad (PBUH). We are far away from the life of the Prophet (PBUH) and Sahaba (RA). If you do that, if you focus on the teachings of Islam, if you focus on the life of Prophet (PBUH), if we invest in education, if we invest in technology then may be one day we will be in a position to tell them to stop it or face the music, as they did with us on many occasions. At the same time we want to urge upon OIC. This is the time to stand up and stand up for the honour of Prophet Muhammad (PBUH) because it is not only our religious duty, people like Hassan Bin Sabit (RA) who was declared, as one of those people who was said to be one of the closest people and who was said to be the poet of Prophet (PBUH). I want to end with those couplets which he made hundreds of years ago which are as relevant as now they were fourteen hundred years ago. May be when I recite these couplets, these phrases, the people in the west can realise how much close Muhammad (PBUH) is to our hearts. I would be taking 30-35 seconds more:

A glorious Prophet has come to us after years without hopes and prophets
after years of worship on this world in idols.
He's come and illuminated us like a light
that guides us into the right path and shines all so bright
Like the blazing, blinding glimmer of the sharp end of a sword
Against fire he warned,
And he gave good news of Heaven

He taught us Islam
For which we thank Allah
O! the only God of People
You are my Lord and my Creator
to which I will bear witness
For as long as I live among people"

"Talking of beauty, you ﷺ are the one that comes to the mind, For there has not been a single soul more pleasant than you ﷺ are, You ﷺ are cleansed of all imperfection, You ﷺ are one of a kind in all creation."

To all Muslims of the world, I want to remind them what the founder of Pakistan said in the end I want to tell you and remind you what he said and this is the message for the whole Muslim Ummah which the founder of Pakistan said in 1948 standing in Sibbi Darbar;

"that it is my firm belief that our true salvation lies in following the golden rules of conduct set for us by the great lawgiver, the Prophet of Islam. Let us lay the foundation of our democracy on true Islamic principles of social and economic justice." so I want to remind the people of west that live and let live.

Mr. Chairman: Senator Sherry Rehman.

سینیٹر شیری رحمٰن: اگر یہ resolutionآپ کی ہو گئی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی ہو گئی ہے۔

سینیٹر شیری رحمٰن: ایک بات تو میں آپ سے گزارش کروں گی لوگ تقاریر کر رہے ہیں اور بہت اہم ہیں اور State Ministerنے بھی بہت باتیں کیں لیکن یہاں ایک رواج بن گیا ہے کہ وزراء 20،20 منٹ، آدھا آدھا گھنٹہ بولتے ہیں۔ جناب والا! آپ کچھ تو رحم کریں۔

جناب چیئرمین: وہ 4 منٹ بولے ہیں۔ یہاں پر میرے پاس ہے۔ آپ بتائیں۔

Motion under Rule 263 moved by Senator Sherry Rehman for dispensation of rules

Senator Sherry Rehman: I take liberty to beg to move under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 that the requirements of Rules 25, 29, 30 and 133 of the said rules be dispensed with in order to enable the House to pass a resolution for expressing solidarity with the people of Indian illegally occupied Jammu & Kashmir and stating our unwavering commitment to the Kashmir cause. Do I have your approval Mr. Chairman?

Mr. Chairman: It has been moved under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 that the requirements of Rules 25, 29, 30 and 133 of the said rules be dispensed with to enable the House to pass a resolution for expressing solidarity with the people of Indian illegally occupied Jammu & Kashmir and unswerving commitment to the Kashmir cause.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. Sherry Rehman Sahiba.

Resolution by Senate of Pakistan expressing solidarity with the people of Indian illegally occupied Jammu & Kashmir and stating unwavering commitment to the Kashmiri cause

سینیٹر شیری رحمٰن: شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب والا! مختصراً یہ resolution ہے جو جتنی بھی پارٹیاں یہاں ہاؤس میں موجود ہیں سب نے sign کیا ہے and I will read it out to you۔ یہ اس دن کو recognize کرتا ہے جو کل کا دن ہوگا 27 اکتوبر کو when

Indian forces moved into Kashmir and illegally occupied it.

"The Senate of Pakistan, expressing full solidarity with the popular, spontaneous, indigenous and widespread uprising of the heroic people of Indian illegally occupied Jammu & Kashmir, terms October 27 as a "Black Day" in the history of the Kashmiri people since it was on October 27, 1947 that the Indian troops landed in Srinagar and forcibly occupied Jammu & Kashmir.

The Senate of Pakistan, taking note of successive UN Security Council Resolutions in this regard, resolutely rejects the illegal Indian occupation of Kashmir which is the root cause of the Kashmir problem for the last 73 years. This brutal Indian occupation based on falsehood, fear and force, is primarily responsible for the miserable plight of the struggling Kashmiri children, women and men who have been forced to remain part of India under the diktat of bullets, bayonets and bombs. India has falsified and forged the documents which it terms as an "Instrument of Accession" and this forgery has been unmasked by respected international historians since it is used to justify and defend the indefensible.

On this occasion, the Senate of Pakistan wishes the reaffirm the complete and unconditional support of Pakistan and its people to the just cause of the inalienable right of self-determination of the people of Indian illegally occupied Jammu & Kashmir, in accordance with the UN Security Council resolutions, that seek a plebiscite under UN auspices to ascertain the wishes of the Kashmiri people regarding their future. Moreover, the Senate strongly condemns the Modi regime in India

for following policies based on bigotry and Islamophobia that seek to divide society and promote discrimination against the people of Jammu & Kashmir on the basis of their ethnicity and religion. The Senate also condemns the illegal attempts of at annexation of illegally Indian occupied Jammu & Kashmir from August 5th 2019 as well as the illegal attempts to change the demography of the area.

Finally, the Senate also thanks all those countries, international organizations and freedom-loving people for their support and sympathy for the Kashmir cause, which will continue its valiant struggle until victory."

Mr. Chairman: Thank you. I now put the resolution before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The resolution is passed unanimously. Order No. 4. Senator Muhammad Javed Abbasi, please move Order No. 4.

Introduction of the Criminal Laws (Amendment) Bill, 2020

Senator Muhammad Javed Abbasi: I, beg to move for leave to introduce a Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 and the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2020 (Insertion of new Section 297A)].

Mr. Chairman: Is it opposed?

Opposed or not opposed?وزیر صاحب سے پوچھ لیں

سینیٹر محمد جاوید عباسی: مجھے تھوڑا سا بول لینے دیں۔

جناب چیئرمین: جاوید صاحب پھر آپ ہی سب سے زیادہ شکایتیں کرتے ہیں کہ جی بات زیادہ لمبی ہو جاتی ہے۔

سینیٹر محمد جاوید عباسی: اگر وزیر صاحب oppose کرتے ہیں تو پھر آپ نے مجھے موقع دینا ہے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب oppose نہیں کر رہے، آج سارے بل کمیٹی کو جائیں گے۔

جناب علی محمد خان: جناب والا! basically تو اس کی sprit بڑی ٹھیک ہے لیکن سزاؤں کا ذرا explain کریں کہ سزائیں بڑھانا چاہتے ہیں، کیوں؟

جناب چیئرمین: یہ کمیٹی میں discuss ہو جائے گا۔

جناب علی محمد خان: یہ ہمیں ایک منٹ میں بتادیں۔

جناب چیئرمین: جی بتائیں وزیر صاحب اس طرح سے تھوڑا چپ رہتے ہیں۔

سینیٹر محمد جاوید عباسی: یہ مجھے پہلے سے علم تھا۔ جناب چیئرمین!۔۔۔۔

جناب چیئرمین: وزیر صاحب بھی آج گیارہ بجے تک ادھر بیٹھیں گے۔

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب چیئرمین! میں یہ بہت heavy heart کے ساتھ بل لایا ہوں۔ میں نے بہت سوچا، میرے لانے کا بھی دل نہیں کرتا تھا، بد قسمتی ہو گئی ہے کہ پاکستان میں اب چھوٹے بچوں کے ساتھ، بچیوں کے ساتھ crime ہوتا ہے اب وہ dead body کے ساتھ crime ہوتا ہے۔ آپ video دیکھ لیں، material دیکھ لیں، میں اس ہاؤس میں detail سے بات نہیں کر سکتا کہ ہماری قوم اتنی گر گئی ہے۔ یہ ان لوگوں کے لیے قانون لے کر آئے ہیں کہ اگر کوئی شخص میت کے ساتھ، قبر سے نکال کر بے حرمتی کرے گا تو اس کے لیے عمر قید ہونی چاہیے یا کم از کم چودہ سال سزا ہونی چاہیے۔ پہلے یہ سزا نہیں تھی، یہ ایسے مجرموں کے لیے ہے جو درندے ہمارے معاشرے میں پھرتے ہیں۔ لہٰذا اس کے لیے میں 297 A لے کر آیا تھا کہ اس کے لیے سزا یہ مقرر کرتے ہیں۔ ان کے لیے تو سزائے موت ہونی چاہیے لیکن فی الحال ہم نے ان کے لیے عمر قید رکھی ہے یا کم از کم چودہ سال ان کی سزا ہونی چاہیے۔

Mr. Chairman: Is it oppose, or not opposed?

Mr. Ali Muhammad Khan: Not opposed.

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the leave to introduce the Bill is granted. Order No. 5, Senator Muhammad Javed Abbasi.

Senator Muhammad Javed Abbasi: I hereby introduce the Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 and the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2020].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. Order No.6, Senator Sirajul Haq. Please move Order No. 6.

Introduction of the Constitution (Amendment) Bill, 2020 (Amendment of Article 93 and Third Schedule)

سینیٹر سراج الحق: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور میں مزید ترمیم کرنے کا بل (دستور (ترمیمی) بل 2020) (آرٹیکل 93 اور تیسری جدول کی ترمیم) پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی سراج الحق صاحب، کیوں ترمیم لا رہے ہیں؟

سینیٹر سراج الحق: جناب والا! مختصر بات یہ ہے کہ ہمارے ملک میں جو مشیر مقرر کیے جاتے ہیں، یہ مشیر صاحبان کابینہ میں بیٹھتے ہیں، پارلیمنٹ میں آتے ہیں، بڑے بڑے فیصلوں میں شریک ہوتے ہیں، سرکاری الماریوں تک، فائلوں تک، رازوں تک ان کی پہنچ اور رسائی ہوتی ہے۔ مشیر بننے کے بعد یہ حلف نہیں اٹھاتے، اس لیے حلف کے بغیر یہ کسی بھی ادارے میں جواب دہ نہیں ہوتے۔ میرے آئینی بل کا مطلب یہی ہے کہ جس طرح وفاقی وزراء اور وزراء مملکت کے لیے حلف اٹھانا ضروری ہے، اسی طرح مشیروں کے لیے بھی حلف اٹھانا ضروری قرار دیا جائے۔

Mr. Chairman: Is it opposed?

جناب علی محمد خان: جناب والا! جو قانون بنتا ہے for all times to come ہوتا ہے۔ سپرٹ ان کی بالکل درست ہے، کون ان سے disagree کر سکتا ہے۔ بہر حال Parliament that is the august forum لیکن اس میں میری صرف ایک تجویز ہے کہ اگر اس میں آپ advisers کو رکھیں گے، SA to PM کو اس سے باہر رکھتے ہیں، مجھے اس

کی سمجھ نہیں آئی، یاتوآپ کہیں کہ سب Oathلیں کچھ لے رہے ہیں، کچھ نہیں لے رہے۔اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔ لیکن یہ پوائنٹ بڑااہم ہے،اگرآپ advisersکے لیے رکھنا چاہتے ہیں تو پھر SA to PM کے لیے بھی کریں۔ اگر وزیراعظم صاحب نے، ہم سب نے Oathلیا ہے تو جو بھی کابینہ میں بیٹھتا ہے اس کو حلف لینا چاہیے۔

جناب چیئرمین: جی اس کو کمیٹی میں refer کردیتے ہیں۔ یہ Constitution amendmentہے، یہ بڑی لمبی چلے گی۔

I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the leave to introduce the Bill is granted. Order No. 7. Senator Sirajul Haq, please move Order No. 7.

سینیٹر سراج الحق: اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور میں مزید ترمیم کرنے کا بل [دستور (ترمیمی) بل، 2020] پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: بل کمیٹی میں بھیج دیا جاتا ہے۔

(The motioin was carried)

Mr. Chairman: Order No. 8, Senator Muhammad Javed Abbasi, please move Order No. 8.

Introduction of the Enforcement of Women's Property Rights (Amendment) Bill, 2020

Senator Muhammad Javed Abbasi: I, beg to move for leave to introduce a Bill further to amend the Enforcement of Women's Property Rights Act, 2020 [The Enforcement of Women's Property Rights (Amendment) Bill, 2020].

جناب چیئرمین: سینیٹر صاحب بتائیں۔

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب چیئرمین! اس پر میں مختصراً بات کروں گا۔ جناب چیئرمین! ہم نے یہاں پر پہلے ایک قانون بنایا تھا the enforcement of women's

property rights اس کے section 6, 7, 8 میں amendment یہ لائی گئی ہے۔ پہلے وہ کہتے تھے کہ خواتین کی وارثت کا کیس پہلے وفاقی محتسب کے پاس جائے گا۔ اگر محتسب انکوائری کرنے کے بعد مناسب سمجھے کہ اس میں کوئی evidence ہے تو 60 days کے بعد عدالت میں preferably بھیج دے گا۔ اب preferably کا لفظ لکھا ہوا ہے یہ تین تین سال، چھ چھ سال یہاں پر transfer ہو کر نہیں جاتے۔ ہم نے کہا ہے کہ اس میں سے preferably نکال دیں، بلکہ shall ڈال دیں۔ اگر وہ 60 days میں فیصلہ خود نہیں کرتا تو 60 days کے بعد عدالت میں بھیج دے گا۔ دوسرا ہم نے کہا کہ جب عدالت میں چلا جائے تو عدالت اس میں time frame مقرر کرے کہ عدالت ساٹھ دن کے اندر اندر خواتین کے کیسوں کا فیصلہ کرے۔ اسی طرح ان کے لیے بھی special courts ہونی چاہییں جس طرح Family Courts بنائے گئے تھے تاکہ وہ cases جو بڑے عرصے سے pending ہیں وہ چل سکیں۔ آخری بات اگر بھائیوں نے وراثت میں کسی جگہ پر قبضہ کیا ہوا ہے اور rent نہیں دے رہے، اس rent میں بہنوں کو بھی شامل کیا جائے، ان کا بھی حق دیا جائے۔

Mr. Chairman: Minister Sahib, is it opposed? Not opposed. I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the leave to introduce the Bill is granted. Order No.9, Senator Muhammad Javed Abbasi, please move Order No. 9.

Senator Muhammad Javed Abbasi: I beg to introduce the Bill further to amend the Enforcement of Women's Property Rights Act, 2020 [The Enforcement of Women's Property Rights (Amendment) Bill, 2020].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stand referred to Standing Committee concerned. Order No. 10. Senator Sirajul Haq, please move Order No. 10.

Introduction of the Zainab Alert, Response and Recovery (Amendment) Bill, 2020

سینیٹر سراج الحق: جناب چیئرمین! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ زینب الرٹ ردعمل اور بازیابی ایکٹ 2020 میں مزید ترمیم کرنے کا بل [زینب الرٹ ردعمل اور بازیابی (ترمیمی) بل2020] پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی سراج صاحب۔

سینیٹر سراج الحق: جناب چیئرمین! امید ہے محترم وزیر صاحب اس کی مخالفت بالکل نہیں کریں گے۔ محترم چیئرمین صاحب، آپ دیکھتے ہیں کہ آئین کی شق 35 کے مطابق حکومت ذمہ دار ہے، ریاست ذمہ دار ہے، ازدواجی زندگی، خاندان کی حفاظت، ماں اور بچے کی حفاظت کے لیے حکومت ذمہ دار ہے۔ لیکن آپ بھی دیکھتے ہیں، روز سنتے ہیں کہ ہمارے ملک میں چھوٹے بچوں پر مجرمانہ حملے کرنے اور ان کو قتل کرنے میں اضافہ ہوا۔ زینب کے قتل کے بعد حکومت نے ضرور قانون سازی کی ہے لیکن وہ قانون سازی اتنی غیر مؤثر ہے اس کے بعد بھی سینکڑوں واقعات ہو گئے، روزانہ ایک درجن سے زیادہ بچے اغوا کیے جاتے ہیں، ان پر جنسی حملے کیے جاتے ہیں، بے چارے درندگی کا نشانہ ہو جاتے ہیں اور دفنائے جاتے ہیں۔ میں اس لیے یہ بل لایا ہوں، آپ کے علم میں ہے کہ کراچی میں مروا بچی کا واقعہ ہوا، ہمارے چارسدہ میں زینب بچی کے ساتھ ہوا۔۔۔

جناب چیئرمین: سراج صاحب، ابھی کیا amendment لائے ہیں، وہ بتائیں۔

سینیٹر سراج الحق: اس میں ترمیم یہ ہے کہ اگر کوئی پولیس آفیسر، اغوا، ریپ کے عمل اور قتل کی صورت میں غفلت کا اظہار کرتا ہے اور جرم کی نوعیت کے مطابق ثابت ہو جائے تو اس میں اس کو بھی شامل کیا جائے اور اس کو بھی سزا دی جائے۔

جناب چیئرمین! اس میں دوسری ترمیم یہ ہے، اس طرح جو لوگ بچوں کے اغوا، ریپ اور قتل میں بھی ملوث ہو جائیں تو اس پر دفعہ 376 and 201,302 کا اطلاق کیا جائے۔ جناب چیئرمین! دفعہ 201 قتل اور جرم کے ثبوت مٹانے کے حوالے سے ہیں، 302 قتل اور 376 ریپ کے حوالے سے ہے۔ میں نے یہ ترمیمی بل اس لیے پیش کیا ہے تاکہ بچوں کے ساتھ جو واقعات ہوتے ہیں اس کا تدارک کیا جائے اور پاکستان ایک پرامن سوسائٹی بن جائے، جہاں پر ایک ماں بھی محفوظ ہو اور بچے بھی محفوظ ہوں۔

Mr. Chairman: Yes, Minister Sahib, is it opposed?

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! میں اس بات کی مزید وضاحت چاہتا ہوں، میں آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں، آپ explain کریں۔ دیکھیں somebody is raped and killed اس کی سزا already پھانسی ہے۔ آپ کیا propose کر رہے ہیں کہ ایک بچے یا بچی کے ساتھ زیادتی ہو جاتی ہے اور وہ اس میں فوت نہیں ہوتا اور وہ اس میں بچ جاتا ہے لیکن اس کا ریپ ہو جاتا ہے۔ آپ اس کے لیے 302 کی سزا تجویز کر رہے ہیں؟ آپ clearly بتائیں، آپ اس میں سزا کم یا زیادہ کرنا چاہتے ہیں۔

What do you want to do?

سینیٹر سراج الحق: جناب چیئرمین! اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس وقت ایک جج کو اختیار ہے کہ ان تمام جرائم میں ملوث شخص کے لیے Zainab Alert کے مطابق پھانسی دے دیں یا اس کو عمر قید کی سزا دے دیں، ہم یہ چاہتے ہیں کہ ایک بچی کے ساتھ بدکاری کے بعد اگر اس کو قتل بھی کیا جائے اور ظاہر ہے عدالت میں ثابت بھی ہو جائے تو پھر یہ option نہیں ہونا چاہیے کہ اس کو مسلسل قید کی سزا دی جائے بلکہ قتل کی سزا قتل ہی ہے اور اس کا دیا جانا انصاف کا تقاضا ہے۔

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! سینیٹر سراج الحق صاحب بہت ہی اہم amendment لے کر آئے ہیں، میں آپ کو تھوڑا سا بتا دوں کہ Cabinet میں ایک draft bill پیش ہوا، جس کو وزارت قانون کی طرف بھیج دیا گیا اور اس میں بہت سخت سزائیں تجویز ہیں، میں آپ کو دو چیزیں بتا دوں، اس میں ابھی final draft آنا ہے۔ بچہ جس کا rape ہوتا ہے اور وہ اس میں فوت ہو جاتا ہے یا کوئی خاتون rape ہو گئی، اس کی سزا already سزائے موت ہے، اب اصل جو مسئلہ تھا وہ یہ تھا کہ کوئی بچہ، بچی، خاتون یا مرد کوئی بھی sexually molest ہوتا ہے، during that inhuman act اس کی موت نہیں ہوتی لیکن اس کے ساتھ عمل ہو جاتا ہے، اس کی زندگی نہیں جاتی، اس سلسلے میں سخت سے سخت سزائیں موجود ہیں لیکن سزائے موت نہیں ہے۔ اس وقت Cabinet میں جو Draft Bill آیا ہے، اس میں سزائے موت بھی تجویز ہے۔ اس میں ایک اور تجویز ہے جس سے پورا ایوان agree کرے گا اور وہ یہ ہے کہ ایسا کوئی crime commit ہوتا ہے تو بعد میں لوگ اس کو pardon کر دیتے ہیں۔ اس پر ان کا agreement

ہو جاتا ہے۔اس کو crime against the State کے لیے بھی ایک ہے کہ Stateاس کی خود مدعی بنے۔اس کے لیے ان شاء اللہ تعالیٰ یہ lawآنے لگا ہے، میں یہاں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ Zainab Alert Billمیں سزائے موت بھی تجویز تھی لیکن میں پھر requestکروں گا اور ہمیشہ requestکرتا ہوں کہ وہ جب Human Rights Committee میں گیا تو honourable Senator Sherry Rehman صاحبہ اور رضا ربانی صاحب تشریف فرما ہیں، بلاول صاحب جس کو Chair کر رہے تھے، انہوں نے اس وقت سزائے موت کو support نہیں کیا، میری پیپلز پارٹی سے بھی requestہو گی کہ وہ بھی سزائے موت کو supportکریں، at this stage میرے خیال میں اس پر کافی debateہونی چاہیے، اس کو Committeeمیں بھیج دیں، وہاں اس کے pros and cons discussہو جائیں لیکن جناب چیئرمین! جو اصل کام ہونا ہے وہ یہ ہے کہ ان rapes and sexual جرائم میں سزائے موت ہو اور اس کا ایک deterrent effectہو۔

جناب چیئرمین: علی محمد خان، کمیٹی کو بھیج دوں یا نہیں؟

جناب علی محمد خان: جی اس کو کمیٹی میں بھیج دیں، لیکن اس میں 302 پر بہت specific وزیر اعظم صاحب چاہتے ہیں، کابینہ چاہتی ہے اور اکثریت لوگ چاہتے ہیں۔

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the leave to introduce the Bill is granted. Order No. 11. Senator Sirajul Haq, please move Order No. 11.

سینیٹر سراج الحق: زینب الرٹ ردعمل اور بازیابی ایکٹ 2020 میں مزید ترمیم کرنے کا بل [زینب الرٹ ردعمل اور بازیابی (ترمیمی) بل، 2020] پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: بل کمیٹی میں بھیج دیا جاتا ہے۔

Order No. 12. Senator Syed Muhammad Sabir Shah, please move Order No. 12.

سینیٹر صاحب موجود نہیں ہیں، deferکرتے ہیں۔

Order No. 14. Senator Faisal Javed, please move Order No. 14.

Introduction of the Federal Public Service Commission (Amendment) Bill, 2020

Senator Faisal Javed: Thank Your Mr. Chairman. I Senator Faisal Javed, move for leave to introduce a Bill further to amend the Federal Public Service Commission Ordinance, 1977 [The Federal Public Service Commission (Amendment) Bill, 2020].

Mr. Chairman: Is it opposed?

اگر نہیں کر رہے ہیں تو کمیٹی کو بھیج دیتے ہیں کیوں وقت ضائع کر رہے ہیں۔

سینیٹر فیصل جاوید: جناب چیئرمین! میں ایک لائن بتا دیتا ہوں اگر وزیر صاحب چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، جی، جب تک آپ وزیر صاحب کو نہیں بتائیں گے وہ نہیں بھیجیں گے۔

سینیٹر فیصل جاوید: یہ نوکریوں کے حوالے سے ہے، سفارش کے بغیر تو نوکری ملتی نہیں ہے اور میرٹ کی دھجیاں اڑائی جاتی ہیں، یہ سرکاری ملازمت کے حوالے سے ہے۔ اگر کوئی apply کرتا ہے اور پھر وہ feel کرتا ہے کہ اس کا حق بنتا تھا اور وہ میرٹ پر تھا، اس نے پرچہ بھی اچھا دیا، اس کا interview بھی ٹھیک ہو گیا لیکن اس کے باوجود کسی کی سفارش سے، کسی اور کو بھرتی کیا گیا ہے تو اس حوالے سے ہے کہ اس کی digital evaluation ہو سکتی ہے، اس کی ساری چیزیں online available ہو سکتی ہیں، وہ چیک کر سکتا ہے اور وہ appeal کر سکتا ہے تاکہ merit کی پوری protection کی جائے۔ یہ بل اس حوالے سے ہے کہ ہم digital دنیا میں ہیں اور نوکریوں کی digital evaluation ہو اور تمام سرکاری نوکریاں digital طریقے سے control کریں تاکہ کسی بھی قسم کی سفارش اور رشوت بیچ میں نہ آئے، یہ بل اس حوالے سے ہے۔

Mr. Chairman: Yes, Ali Muhammad Khan, is it opposed or not?

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! میری ایک request ہے، میں ان کو تھوڑا explain کرنا چاہتا ہوں، ان کی spirit اچھی ہے۔

جناب چیئرمین: وزیر صاحب، کمیٹی میں جانا ہے، ادھر discuss ہو گا۔

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! اس میں ایک مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین: Yes یا no میں جواب دے دیں، جی وزیر صاحب۔

جناب علی محمد خان: Yes یا no میں تو ساری کہانی چھپی ہوئی ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب، آپ بتائیں۔

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! مہربانی کر کے House in order کریں۔

جناب چیئرمین: House in order ہے، آپ بتائیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: نہیں وہ بات کر سکتے ہیں وہ concerned Minister ہیں، آپ تشریف رکھیں، سینیٹر بہرہ مند خان تنگی صاحب، سینیٹر سسی پلیجو، مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سینیٹر فیصل جاوید صاحب تشریف رکھیں، جی وزیر صاحب۔

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین!

میں آئینہ ہوں دکھاؤں گا داغ چہرے کے

جسے برا لگے وہ سامنے سے ہٹ جائے

جس کو میری آواز بری لگتی ہے تو وہ چلا جائے، مجھے ریاست نے ذمہ داری دی ہے، میں نے کچھ نہ کچھ بات تو کرنی ہے۔ جناب چیئرمین! FPSC ایک ذمہ دار ادارہ ہے اور فیصل جاوید صاحب ایک بہترین بل لے کر آئے ہیں لیکن اس میں ایک issue ہے، میں یہ نہیں کہہ رہا کہ میں اس کو oppose کر رہا ہوں لیکن میں کچھ facts اس ایوان کے سامنے تو رکھوں اور وہ یہ ہیں کہ computer based testing آپ MCQs کی کر سکتے ہیں، میں بڑے ادب سے عرض کرتا ہوں، رضا ربانی صاحب جیسے قابل لوگ یہاں پر موجود ہیں لیکن پیچھے والے بھی تھوڑی مہربانی فرمائیں۔

(مداخلت)

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! computer based test MCQs کے ہو سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: مہربانی کر کے تشریف رکھیں، جی وزیر صاحب۔

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! لیکن جو essay writing ہوتی ہے، دنیا میں کوئی computer ایجاد نہیں ہوا کہ essay کی quality check کرے کہ اس کو کتنے numbers دیں، Harvard and Oxford میں بھی نہیں ہے۔ میری یہ reservation تھی باقی اس کو Committee میں بھیج دیں، وہاں پر مزید discuss کر لیں گے۔

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the leave to introduce the Bill is granted. Order No. 15. Senator Faisal Javed, please move Order No. 15.

سینیٹر فیصل جاوید: تقریر کرتے ہیں، yes کریں یا no کریں کمیٹی میں بات کریں گے ، evaluation کیوں نہیں ہو سکتی۔

I, Senator Faisal Javed, introduce the Bill further to amend the Federal Public Service Commission Ordinance, 1977 [The Federal Public Service Commission (Amendment) Bill, 2020].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. Order No.16, Senator Sirajul Haq, please move Order No.16.

Introduction of [The Constitution (Amendment) Bill, 2020] (Amendment of Article 213)

سینیٹر سراج الحق: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور میں مزید ترمیم کرنے کا بل [دستور (ترمیمی) بل، [2020 (آرٹیکل 213 کی ترمیم) پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر صاحب، بل کے بارے میں چیدہ چیدہ باتیں بتائیں۔

سینیٹر سراج الحق: جناب چیئرمین! یہ ایک بہت اہم ترمیمی بل ہے۔اس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ الیکشن کمیشن کی تشکیل ایک آئینی ذمہ داری ہے اور جمہوری ملک میں اس کی بڑی اہمیت ہے۔ گزشتہ عرصے میں ہم نے دیکھا کہ مسلسل اس میں ایک سقم کی وجہ سے تعطل رہا۔قائد حزب اختلاف اور قائد ایوان اس پر اتفاق نہیں کر سکے۔چیئرمین پر مسئلہ رہا، ممبران پر بھی مسئلہ رہا، کمیٹی میں بھی اس پر بات ہوئی۔ لہٰذا میں نے 213 میں ترمیم پیش کی ہے کہ دفعہ 2(بی) کے بعد 2(ڈی) کا اضافہ کیا جائے۔اس کا بنیادی مقصد یہی ہے کہ جہاں ان دونوں کے درمیان اتفاق نہ ہو اور کمیٹی میں بھی اتفاق نہ ہو جائے کہ پارلیمانی کمیٹی ہے تو پھر اس پورے مسئلے کو سینیٹ کے چیئرمین اور سپیکر پر مشتمل کمیٹی میں لایا جائے تاکہ وہ دونوں مل کر کمیشن کے چیئرمین اور ممبران کے حوالے سے فیصلہ کر سکیں اور جمہوریت کی گاڑی رواں دواں ہو۔صرف قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کے اختلاف کی وجہ سے نظام میں تعطل نہ ہو۔

Mr. Chairman: Minister Sahib is it opposed?

جناب علی محمد خان: بہترین بل ہے اور ماضی میں جس طرح ایک مسئلے سے ہم سب دوچار ہوئے تو ان شاء اللہ امید ہے کہ اس سے اس کا حل نکلے گا۔ ہم اس کو سپورٹ کرتے ہیں اور بصد احترام عرض کرنا چاہتا ہوں ہمارے چھوٹے بھائی ویسے ہی ناراض ہو گئے۔ میں حکومت کا نمائندہ ہوں اور حکومت کی پالیسی یہاں رکھوں گا۔ میں حکومت کی پالیسی کو defend کرنے کا پابند ہوں۔ میں عمران خان اور کابینہ کے فیصلے کے باہر کچھ نہیں کر سکتا۔

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the leave to introduce the Bill is granted. Order No. 17, Senator Sirajul Haq, please move Order No. 17.

سینیٹر سراج الحق: میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور میں مزید ترمیم کرنے کا بل [دستور (ترمیمی) بل ۲۰۲۰] پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: پیش شدہ بل قائمہ کمیٹی کو بھیج دیا جاتا ہے۔

Order No. 18. Senator Lt. Gen. (Retd.) Abdul Qayyum, please move Order No. 18.

Introduction of [The Constitution (Amendment) Bill, 2020] (Amendment of Articles 213 and 215)

Senator Lt. Gen. (Retd.) Abdul Qayyum HI (M): I, Senator Lt. Gen. (Retd.) Abdul Qayyum, request for leave to introduce a Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2020] (Amendment of Article 213 and 215).

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی، oppose تو نہیں کر رہے۔ کمیٹی میں بھیج دوں۔

Mr. Ali Muhammad Khan: Senator Lt. Gen. (Retd.) Abdul Qayyum HI (M) is always right sir, not opposed.

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the leave to introduce the Bill is granted. Order No. 19, Senator Lt. Gen. (Retd.) Abdul Qayyum, please Order No. 19.

Senator Lt. Gen. (Retd.) Abdul Qayyum HI (M): I, Senator Lt. Gen. (Retd.) Abdul Qayyum HI (M), hereby introduce the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2020].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. Order No. 20, Senator Muhammad Javed Abbasi please move Order No. 20.

Introduction of [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 2020]

Senator Muhammad Javed Abbasi: I beg to move for leave to introduce a Bill further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 2020].

جناب چیئرمین! میں تین sections میں amendment مانگ رہا ہوں۔ Section 59 میں کہتا ہوں نئی ڈال دیں۔ ہمارے ہاں یہ ہوتا ہے کہ پولیس FIR register کر لیتی ہے یا بغیر registration کے ایک آدمی کو اٹھا کر تھانے لے جاتے ہیں اور کافی دن رکھتے ہیں اور پتا ہی نہیں چلتا۔ جوں ہی پولیس کیس register کرے گی وہ اس کے کسی دوست، گھر والے، کسی وکیل کو access دے گی اور اسے بتائے گی کہ اس آدمی کو ہم نے اس کیس میں گرفتار کیا ہے۔ ہاں کچھ cases ایسے ہیں جس میں یقیناً secrecy کی ضرورت ہو گی تو SP کو یہ اختیار دے دیا گیا ہے کہ وہ دیکھے کہ اگر نام بتانے سے کیس پر کوئی فرق پڑ سکتا ہے تو پھر وہ یہ فیصلہ کرے گا۔ جناب چیئرمین! ہمارے ہاں اسی طرح لوگوں کو اٹھا کر تھانوں میں لے جاتے ہیں اور چار، چار دن کیس بھی register نہیں ہوتا اور registration ہونے کے بعد بھی جب کوئی ملنے جاتا ہے تو ملنے نہیں دیا جاتا۔ یہ ایک آسانی ہونی چاہیے۔

جناب چیئرمین! دوسرا CrPC 154 میں کہہ رہا ہوں کہ یہ ہائی کورٹ کی power ہوتی تھی۔ لوگ writ jurisdiction میں جایا کرتے تھے کہ ہمارا کیس register نہیں ہوا پھر کچھ دنوں بعد یہ اختیار دے دیا گیا تھا۔ ہمارے ہاں Sessions Judges کو یہ اختیار دے دیا گیا تھا کہ case registration کے لیے ان کے پاس جا سکتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اب مجسٹریٹ کے پاس جو علاقہ مجسٹریٹ ہے اگر پولیس case register نہیں کر سکتی تو complainant اس کے پاس جا سکتا ہے اور وہ order کر دیتا ہے کہ case register ہو سکے۔

جناب چیئرمین! آخری section 431 ایک آدمی کا کیس ہے اور اسے کوئی سزا ہو گئی ہے۔ جوں ہی سزا ہوئی تو اس کی موت ہو گئی۔ اس کے ورثاء چاہتے ہیں کہ اپنے والد کا stigma ہٹائیں

کہ غلط کیس تھا لہٰذا legal heirs کو ساٹھ دنوں میں یہ right ملنا چاہیے کہ وہ appeal file کر سکیں تاکہ وہ اپنے باپ جس پر جعلی یا جھوٹا کیس ہے اور اس کی موت واقعہ ہو گئی ہے اور وہ عدالت میں جا کر اس کا stigma اتار سکتے ہیں۔

Mr. Chairman: Minister Sahib is it opposed?

جناب علی محمد خان: Simple سی بات اور اتنی جذباتی تقریر کر دیتے ہیں، not opposed. کمیٹی میں بھیج دیں۔

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the leave to introduce the Bill is granted. Order No. 21, Senator Muhammad Javed Abbasi, please move Order No. 21.

Senator Muhammad Javed Abbasi: I hereby introduce the Bill further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 2020].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. Order No. 22, Senator Muhammad Javed Abbasi, please move Order No. 22.

Introduction of [The Fatal Accidents (Amendment) Bill, 2020]

Senator Muhammad Javed Abbasi: I beg to move for leave to introduce a Bill further to amend the Fatal Accidents Act, 1855 [The Fatal Accidents (Amendment) Bill, 2020].

جناب چیئرمین! میں اس پر صرف دو جملے کہوں گا۔ پہلے اس پر 1855 کا law, Federal Accident Act تھا۔ اس کی صرف چار sections تھیں۔ اب ہم نے ان sections میں بہتری لانے کے لیے کہا کہ fatal accident ہوتا ہے اور ایک آدمی مر جاتا ہے تو اس کو

compensation کے لیے کیا طریقہ کار ہونا چاہیے۔ساتھ یہ بھی کہا کہ اگر fatal accident ثابت ہو سکتا ہے تو کورٹ چاہے تو interim relief بھی order دے سکتی ہے۔اگر interim reliefکا orderنہ دے۔۔۔

جناب چیئرمین: سینیٹر میاں رضا ربانی، سینیٹر شیری رحمٰن، سینیٹر مشاہداللہ خان صاحب، سنیں بڑے اہم بل پر بات ہو رہی ہے۔

سینیٹر محمد جاوید عباسی: یہ legislative businessہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین: اتنے senior لوگ ہو کر یہ اپنی discussionمیں مصروف ہیں۔

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب چیئرمین! میں آپ کا بڑا مشکور ہوں جو آپ نے direction دی ہے۔اس میں اگر وہ ان کو interim relief نہیں دیتے تو court 60 days کے اندر فیصلہ کرے۔ دوسرا جو ضروری ہو گیا کہ ایک مرتبہ court فیصلہ کرتی ہے اس کے بعد لوگ executionکے لیے مارے مارے عدالتوں میں پھرتے رہتے ہیں۔Execution کے لیے کبھی دو سال لگتے ہیں اور کبھی تین سال لگ جاتے ہیں، نیا وکیل کرنا پڑتا ہے۔ جونہی کسی کے خلاف decreeہو جائے اسی کو execution سمجھا جائے تاکہ عدالتوں پر burdenنہ ہو۔

Mr. Chairman: Thank you. Is it opposed or we send it to Committee?

Mr. Ali Muhammad Khan: Sir not opposed.

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and leave to introduce the Bill is granted. Order No. 23, please move Order No. 23.

Senator Muhammad Javed Abbasi: I beg to introduce the Bill further to amend the Fatal Accidents Act, 1855 [The Fatal Accidents (Amendment) Bill, 2020].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. We now

move on to Order. No. 24, stands in the name of Senator Muhammad Javed Abbasi.

Introduction of [The International Islamic University (Amendment) Bill, 2020]

Senator Muhammad Javed Abbasi: I beg to move for leave to introduce a Bill further to amend the International Islamic University Ordinance, 1985 [The International Islamic University (Amendment) Bill, 2020].

جناب چیئرمین: اس بل کے متعلق ایوان کو کچھ بتائیں۔

سینیٹر محمد جاوید عباسی: شکریہ، جناب چیئرمین! 1985 میں ایک قانون کے تحت اسلامک انٹرنیشنل یونیورسٹی create کی گئی تھی۔ اس وقت جو لوگ Members of Board or trustees بنائے گئے تھے، اگر میں آپ کو ان کی لسٹ دکھاؤں تو ان میں سے کئی لوگ آج دنیا میں نہیں ہیں۔ یونیورسٹی کا جو teaching staff ہے، جس میں Professors and Deans شامل ہیں، ان کو بھی یہ اختیار ملنا چاہیے کہ وہ trust کا ممبر بن سکیں۔ ساری private universities کے لئے یہی procedure ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اسلامک یونیورسٹی کے لئے بھی یہی طریقہ کار بنایا جائے۔

Mr. Chairman: Is it opposed?

Mr. Ali Muhammad Khan: The Ministry has some reservations, but at this instant, we want to send it to the Standing Committee concerned.

Mr. Chairman: Minister Sahib, discuss your reservations in the Committee.

Mr. Ali Muhammad Khan: O.K., Sir.

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The leave to introduce the Bill is granted. We now move on to Order. No. 25, stands in the name of Senator Muhammad Javed Abbasi.

Senator Muhammad Javed Abbasi: I beg to introduce the Bill further to amend the International Islamic University Ordinance, 1985 [The International Islamic University (Amendment) Bill, 2020].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. We now move on to Order No. 26, stands in the name of Senator Muhammad Javed Abbasi. Today is Javed day.

Introduction of [The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2020 (Substitution of sections 376 and 377 of PPC and Substitution of Sections 265-M, 381 and amendment of section 411-A, and Schedule II of CrPC]

Senator Muhammad Javed Abbasi: I beg to move for leave to introduce a Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 and the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2020 (Substitution of sections 376 and 377 of PPC and Substitution of Sections 265-M, 381 and amendment of section 411-A, and Schedule II of CrPC].

جناب چیئرمین: جی، ایوان کو کچھ اس بل کے متعلق بتائیں۔

سینیٹر محمد جاوید عباسی: شکریہ، جناب چیئرمین! یہ بہت important Bill ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس پر بات کروں۔ مجھے آپ کی توجہ بھی چاہیے۔ پاکستان میں جب بھی rape کا کوئی معاملہ ہوتا ہے تو ساری قوم کھڑی ہو جاتی ہے۔ میڈیا، اسمبلیاں اور سیاسی لیڈر بھی کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لاہور۔ سیالکوٹ موٹروے پر ابھی جو واقعہ ہوا۔ اس سے پہلے زینب کے ساتھ واقعہ ہوا۔ یہ بہت ضروری ہے کہ پارلیمان اس کے لئے کیا کر سکتی ہے، اس کی کیا ذمہ داری ہے اور ہم نے یہی دیکھنا ہے۔ پارلیمان کی سب سے بڑی ذمہ داری یہی ہے کہ وہ law کو strengthen کرے تاکہ مجرم کو سزا مل سکے۔ Rape کی دو سزائیں ہیں: سزائے موت اور عمر قید۔ عمر قید پانے والے مجرمان parole پر چار یا چھ سال بعد جیل سے نکل جاتے ہیں۔ میں یہ amendment لایا ہوں کہ مجرم

عمر قید پانے کے بعد بھی کبھی جیل سے نہ نکل سکے۔ وہ موت تک ادھر ہی رہے۔ یہ قانون ان ہی درندوں کے لئے ہے۔ یہ عام لوگوں کے لئے نہیں ہے۔ یہ صرف ریپ کیسز کے لئے ہے۔

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہے۔

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب! بچے اور بچیوں کے ساتھ جو ایسی گھناؤنا حرکتیں کرتے ہیں، ان کے لئے اس بل میں سزائیں propose کی گئی ہیں۔ عمر قید کو ہمیشہ کے لئے کر دیا گیا ہے تاکہ مجرم آخر تک باہر نہ نکل سکے۔ دو باتیں بہت ضروری ہیں۔۔۔۔

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہے۔ بس اب منسٹر صاحب سے پوچھ لیتے ہیں کہ is it being opposed or not?

Mr. Ali Muhammad Khan: No, sir, it is not being opposed.

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The leave to introduce the Bill is granted. We now move on to Order. No. 27, stands in the name of Senator Muhammad Javed Abbasi.

Senator Muhammad Javed Abbasi: I beg to introduce the Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 and the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2020].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. We now move on to Order No. 28, stands in the name of Senator Mushtaq Ahmed.

Introduction of [The Anti-terrorism (Amendment) Bill, 2020]

Senator Mushtaq Ahmed: Thank you, Mr. Chairman: I beg to move for leave to introduce a Bill

further to amend the Anti-Terrorism Act, 1997 [The Anti-terrorism (Amendment) Bill, 2020].

جناب چیئرمین: اس بل کے متعلق ایوان کو کچھ بتائیں۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب! میں نے چار قوانین میں ترامیم suggest کی ہیں۔ FATF کے لئے جس haste میں قانون سازی کی گئی، اس کے بعد مجھ سے آپ نے اور حکومت نے یہ commitment کی تھی کہ میں بعد میں ترامیم پیش کروں۔ ہم اسے دیکھیں گے اور پھر accept کریں گے۔ Money laundering and terror financing پر سب کا اتفاق ہے کہ یہ ایک کینسر ہے۔ یہ ملک کے لئے انتہائی خطرناک ہیں۔ بین الاقوامی سطح پر اس سے ہماری بدنامی ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کیا amendments لائے ہیں؟

سینیٹر مشتاق احمد: جناب! میں ان سب کا ایک جائزہ لینا چاہتا ہوں کیونکہ چاروں ترامیم میں سے ہر ایک پر تفصیل سے بات نہیں ہو سکے گی۔ Money laundering and terror financing کو کسی بھی صورت برداشت نہیں کیا جانا چاہیے۔ ہر محب وطن پاکستانی اس کے خلاف ہو گا لیکن یہ کام کسی بیرونی دباؤ کے نتیجے میں نہ ہو۔ یہ indigenous ہو، proactive ہو، ہمارا دستور اور قومی مفادات اس پر compromise نہ ہوں، fundamental rights اور natural justice اسے متاثر نہ ہوں۔ ان چیزوں کے لئے میں amendments لانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہے۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب! میں آپ سے اور حکومت سے یہی درخواست کرتا ہوں کہ as per your and Government's commitment, انہیں کمیٹی کو بھیجنے دیں۔

Mr. Chairman: Is it opposed?

جناب علی محمد خان: جناب! جب FATF laws پر legislation ہو رہی تھی تو ہم نے Opposition کے ساتھ بڑی detailed discussions کیں۔ بدقسمتی سے اسے NAB reforms کے ساتھ جوڑ دیا گیا۔ اس کی شکل اس طرح بدلی جس سے یہ impression آ رہا تھا کہ Opposition اس میں اپنے لئے NRO ڈھونڈ رہی ہے۔ اس کام کو اتفاق و اتحاد کے ساتھ ہو جانا

چاہیے تھا کیونکہ FATF کی grey list سے نکل کر white list میں آنا، حکومت پاکستان اور ریاست پاکستان دونوں کی بات تھی۔ وہاں آپ نے صرف مخالفت کی۔ اب میں request کروں گا کہ بالکل ہم سینیٹر صاحب کے ساتھ مکمل تعاون کریں گے لیکن at the moment, وہاں پر ہماری کچھ recommendations گئی ہیں and we need some time. اس وقت شاید ہم اسے support نہ کر سکیں۔ حال ہی میں پاکستان کو grey list میں رکھنے کا فیصلہ برقرار رکھا گیا ہے۔ کچھ اور requirements ہیں جو پوری ہونی ہیں۔ میری request ہو گی کہ اسے کچھ عرصے بعد لے آئیں۔ At the moment, we cannot support it.

جناب چیئرمین: سینیٹر مشتاق احمد صاحب، اسے اگلے اجلاس تک defer کر دوں؟

سینیٹر مشاق احمد: جناب! اس میں بس ایک چھوٹی ترمیم ہے۔ اس میں لکھا گیا ہے کہ

"In the Anti-Terrorism Act, 1997, section 11-N, the following proviso shall be inserted provided that before imposing the penalty, a show-cause notice shall be issued in the manner as may be prescribed."

اتنی چھوٹی سی بات ہے۔ جہاں تک FATF کا مسئلہ ہے، وہ technical نہیں بلکہ political ہے۔ انڈیا کے چالیس بینک اور ان کی دو ہزار transactions ہیں لیکن ان کے اوپر کوئی عمل نہیں ہوا۔ یہ مسئلہ Foreign Office کا ہے۔ یہ Parliament کی ذمہ داری نہیں ہے۔ حکومت جرمانے عائد کر رہی ہے۔ میں بھی یہی کہتا ہوں یہ جرمانے عائد ہوں لیکن کم از کم show-cause notice and natural justice کو secure کریں۔ یہ ایک چھوٹی اور معصوم سی چیز ہے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب، معصوم کو کمیٹی کو بھیج دیں یا نہیں؟

جناب علی محمد خان: جناب! کبھی کبھی معصوموں کو بھی انتظار کرنا پڑتا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ quality legislation ہو۔ اپوزیشن کے تمام Bills, amendments and recommendations کو ہم support کر رہے ہیں اور کمیٹی میں بھیج رہے ہیں۔ میری

request ہے کہ اس میں ہمیں تھوڑا سا وقت دیں۔ اگر اسے defer کر دیں تو ہو سکتا ہے بعد میں اسے consensus کے ساتھ پاس کروالیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر مشتاق احمد، اسے defer کر دوں؟ اگلے session میں اسے take up کر لیں گے۔ جی سینیٹر میاں رضا ربانی۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ سینیٹر مشتاق احمد کا بل کمیٹی کو refer ہونا چاہیے۔ مجھے منسٹر صاحب کے لئے بہت عزت ہے لیکن ان کی یہ plea کہ FATF کی requirements پوری ہونے تک اسے defer کر دیں، میں اس بات سے متفق نہیں ہوں۔ انہوں نے ڈیڑھ مہینہ گزار دیا۔ انہوں نے دونوں ایوانوں میں قانون سازی کو bulldoze کیا۔ FATF legislation کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے انہوں نے پاکستان کے آئین میں دیے ہوئے fundamental rights کی دھجیاں اڑا دیں۔

At the end of the day what does FATF give you? FATF says you continue in the grey list till February, 2021. So, let us not deny our own Parliament the right of moving an amendment in the Bill. Let us not deny our own people the rule of law and let us not deny our own people the right to be governed under the Constitution.

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ جی منسٹر صاحب! بھجوا دوں؟

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! میں دوبارہ عرض کروں گا۔ With all due respect to honourable Raza Rabbani sahib, one of the most learned in the House. شاید میری request appreciate نہیں کی گئی۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ ہم اسے out-rightly reject کریں۔ میری request تھی کہ اس وقت action plan کی 21 out of 27 requirements پوری ہو چکی ہیں، ہمارا دل کرتا ہے ہم کسی بھی international organization, IMF, World Bank یا جو بھی ہیں، کسی کے نیچے نہ لگیں اور آزاد فیصلے کریں۔ لیکن کیا کریں آپ پاکستان کو گروی رکھ کر چلے گئے ہیں، ہم نے Comity of Nations میں ان کے ساتھ چلنا ہے۔ پاکستان black list میں پیپلز پارٹی کے دور میں گیا تھا، PTI کے دور میں تو نہیں گیا۔ اس کی 6 requirements رہتی

ہیں، ہم پوری کرنے والے ہیں۔ میں آپ کو مثال دیتا ہوں۔ اس میں ہے کہ آپ کی سزائیں زیادہ سخت ہونی چاہییں اور نظر آنی چاہییں، ہم ان شاء اللہ کچھ عرصے میں ان کے سامنے رکھ دیں گے۔ میری request deferment کی ہے کہ اسے کچھ عرصے کے لیے defer کر دیں، ہو سکتا ہے ہم ساری amendments آپس میں بیٹھ کر حل کر لیں۔ لیکن اس وقت FATF کی requirement میں ضروری ہے کہ اسے ہم نہ چھیڑیں اور ہم کوشش کریں کہ 27 کی 27 پوری ہو جائیں، پھر آپ کی amendments سر آنکھوں پر، اسے کر لیں گے۔

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Leave to introduce the Bill is granted. Order No. 29. Senator Mushtaq Ahmed. Please move Order No. 29.

Senator Mushtaq Ahmed: I beg to introduce the Bill further to amend the Anti-Terrorism Act, 1997 [The Anti-Terrorism (Amendment) Bill, 2020].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. Order No. 30. Senator Mushtaq Ahmed, please move Order No. 30.

Introduction of The Islamabad Capital Territory Trust (Amendment) Bill, 2020.

Senator Mushtaq Ahmed: I beg to move for leave to introduce a Bill to amend the Islamabad Capital Territory Trust Act, 2020 [The Islamabad Capital Territory Trust (Amendment) Bill, 2020].

جناب چیئرمین! اس میں وہ ترامیم لایا ہوں جو دستور کے مطابق ہیں، جو fundamental rights کو protect کرتی ہیں اور انصاف کے اصولوں کا تحفظ کرتی ہیں۔ میں اس میں تین ترامیم لایا ہوں۔ اس میں لکھا گیا ہے کہ شک کی بنیاد پر۔ میں نے کہا ہے کہ آپ شک کی بنیاد پر کسی کو نہ پکڑیں، آپ

evidence کی بنیاد پر پکڑیں اور ایسے ثبوتوں کی بنیاد پر پکڑیں کہ جسے تحریر میں ریکارڈ کیا جا سکتا ہو۔ دوسرا اس میں سرکاری آفیسرز کو سزا دینے کا معاملہ ہے۔ میں نے کہا ہے کہ سزا دینے کا اختیار عدالت کے پاس ہے۔ تیسرا اس میں double disparity ہے کہ ایک بندے کو عدالت بھی سزا دے گی اور انتظامیہ بھی سزا دے گی، یہ Article 13 of the Constitution کے خلاف ہے۔ اس لیے میں یہ ترامیم لایا ہوں، یہ بالکل دستور کے مطابق ہیں، اس میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ جس سے کوئی نقصان ہو۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! کمیٹی کو بھجوا دوں؟

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! انہوں نے آپ کی نہیں ماننی، میری کیا مانیں گے، میں تو وہی بات کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: میں تو ہاؤس کو دیکھوں گا کہ جس طرف ووٹ زیادہ ہوں گے، میں اسی کے مطابق فیصلہ کروں گا۔

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! آپ نے option دیا کہ اسے ایک دو سیشن تک delay کر دیں۔ میں دوبارہ وہی points سامنے رکھتا ہوں کہ ہم نہیں چاہتے کہ آپ کی amendments reject کریں۔ FATF کی requirement ہے کہ اسے پورا کریں۔ ابھی 27 میں سے 21 requirements پوری ہو چکی ہیں۔ میری request ہے کہ ان requirements کو پورا ہونے دیں پھر آپ کی amendments لے آئیں گے، ابھی ہماری requirements meet نہیں ہوئی ہیں اور ہم پچھلی amendments بھی لے آئیں، اس سے خدانخواستہ ہمارا case خراب نہ ہو جائے۔ ان شاء اللہ ہم کچھ عرصے میں اس سے نکل جائیں گے اور اس کے بعد آپ کی amendments آ جائیں گی۔ آپ یہاں سے forcefully pass کروانا چاہ رہے ہیں، یہ قومی اسمبلی سے reject ہو جائیں گی، یہ کوئی spirit نہیں ہے، ہم تو پاکستان کے لیے چاہ رہے ہیں، ہمیں تو ذاتی طور پر کوئی فائدہ یا نقصان نہیں ہے۔ اسے defer کر دیں۔

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Leave to introduce the Bill is granted. Order No.31. Senator Mushtaq Ahmed. Please move Order No. 31.

Senator Mushtaq Ahmed: I beg to introduce the Bill to amend the Islamabad Capital Territory Trust Act, 2020 [The Islamabad Capital Territory Trust (Amendment) Bill, 2020].

Mr. Chairman: The Bill as introduced, stands referred to the Standing Committee concerned. Order No. 32. Senator Muhammad Ali Khan Saif. He is not present, deferred. Order No. 34, Senator Sirajul Haq, please move Order No. 34.

Introduction of the Enforcement of Women's Property Rights (Amendment) Bill, 2020

سینیٹر سراج الحق: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ خواتین کی جائداد حقوق کا نفاذ ایکٹ2020 میں مزید ترمیم کرنے کا بل، [خواتین کے جائداد حقوق (ترمیمی) بل،2020] پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: اسے brief کر دیں۔

سینیٹر سراج الحق: جناب چیئرمین! میں بہت آسان اور سلیس زبان میں منسٹر صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ ہمارے ملک میں قانون ہے کہ ہماری خواتین جہاں پر ملازمت کرتی ہیں، اگر وہاں پر کوئی انہیں ہراساں کرے تو ان کے لیے محتسب ہے لیکن اگر خواتین کا اپنی جائداد کے حوالے سے case ہو تو وہ اسے بھی اسی محتسب کے پاس لے جاتی ہیں جبکہ اس کا کام صرف ہراسانی کے cases کو دیکھنا ہے۔ میری ترمیم کا مقصد ہے کہ 1983 کے قانون کے تحت وفاقی محتسب کا ایک ادارہ قائم ہے۔ لہذا جائداد سے متعلق cases کو ہراسانی والے cases کو دیکھنے والے محتسب کے پاس لے جانے کے بجائے وفاقی محتسب میں لے کر جانا چاہیے۔

دوسری ترمیم یہ ہے کہ دو دفعات 4 اور 7 میں تضاد ہے۔ دفعہ 4 میں یہ ہے کہ اگر عدالت میں case ہو تو محتسب اس case کو نہیں سن سکتا۔ دفعہ 7 میں ہے کہ اگر عدالت میں case ہو تو

محتسب وہ case سن سکتا ہے۔ان تضادات کی وجہ سے مجبور اور مظلوم خواتین پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ میرا مطالبہ ہے کہ دفعہ 7 کو ختم کیا جائے تاکہ انصاف کے حصول میں آسانی ہو۔

Mr. Chairman: Is it opposed?

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! چونکہ خواتین کے حقوق کی بات ہے تو اس پر detail میں discussion ہونی چاہیے، یہ ایک اچھی spirit سے لے کر آئیں، not opposed.

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Leave to introduce the Bill is granted. Order No. 35, Senator Sirajul Haq, please move Order No. 35.

سینیٹر سراج الحق: جناب چیئرمین! خواتین کی جائداد حقوق کا نفاذ ایکٹ 2020 میں مزید ترمیم کرنے کا بل، [خواتین کے جائداد حقوق (ترمیمی) بل، 2020] پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جو بل پیش کیا گیا، اسے قائمہ کمیٹی کو بھیجا جاتا ہے۔

Order No. 36, Senator Muhammad Javed Abbasi, please move Order No. 36.

Introduction of The Muslim Family Laws (Amendment) Bill, 2020

Senator Muhammad Javed Abbasi: I beg to move for leave to introduce a Bill further to amend the Muslim Family Laws Ordinance, 1961 [The Muslim Family Laws (Amendment) Bill, 2020].

جناب چیئرمین! میں نے ایک معصوم سی amendment مانگی ہے۔ ہمارا مذہب اور معاشرہ کہتا ہے کہ آپ اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے، بیشتر لوگ اپنے والدین کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرتے ہیں لیکن کچھ ایسے معاملات دیکھنے میں آئے ہیں کہ جب والدین اس عمر کو پہنچ جاتے ہیں کہ جب ان کی کوئی income نہیں رہتی یا کاروبار نہیں رہتا یا نقصان ہو جاتا ہے تو انہیں west کی طرح old houses میں بھیج دیا جاتا ہے۔ ہمارے ہاں

والدین جب بزرگ ہو جاتے ہیں تو بچے ان کی زیادہ خدمت کرتے ہیں، اگر ایسے نافرمان بچے جو خدمت نہ کریں، ان کے لیے قانونی طور پر maintenance ہونا چاہیے، وہ عدالت میں جا سکتے ہیں کیونکہ انہوں نے بچپن میں ان بچوں کو پڑھایا، ان پر خرچ کیا اور ان کو جوان کیا ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر وہ ماں باپ عمر کے اس حصے میں پہنچ جائیں، اگر ان کی اولاد ان کی خدمت نہ کرے پھر یہ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ ان کو maintenance دیا جائے، ان کا حق ہے کہ ان سے maintenance claim کریں، اگر ایسی حالت میں والدین سے maintenance لیتے ہیں۔ اس لیے یہ والدین کا بھی حق ہونا چاہیے، میں نے یہ amendment مانگی ہے۔

Mr. Chairman: Minister Sahib, is it opposed?

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: یہ اتنی اچھی amendment ہے، اس کو oppose نہیں کر سکتے۔ دراصل حکومت نے CCLC میں already یہ amendment بالکل ان ہی الفاظ کے ساتھ propose کی ہے، اس کے بعد Cabinet میں ہے۔ ظاہر ہے کہ عباسی صاحب کو صبر نہیں ہے تو اس لیے یہ کمیٹی کو بھیج دیں۔

Mr. Chairman: Now I put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and leave to introduce the Bill is granted. Order No. 37, Senator Muhammad Javed Abbasi, please move Order No. 37.

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب چیئرمین! مجھے یہاں پر influence کیا جا رہا ہے اور مجھ پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے اور ایک پارلیمانی لیڈر senior Member کی جانب سے دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ پہلے مجھ پر سخت دباؤ ہے کہ مجھے آزادانہ کام کرنے سے روکا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ دباؤ نہ ڈالیں ورنہ میں وہاں پر Sergeant-at-Arms کو کھڑا کر دوں گا۔ جی سینیٹر محمد جاوید عباسی صاحب! آپ move کریں۔

Senator Muhammad Javed Abbasi: I hereby introduce the Bill further to amend the Muslim Family Laws Ordinance, 1961 [The Muslim Family Laws (Amendment) Bill, 2020.

میں دباؤ کے نیچے جھک نہیں سکتا لیکن میں تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to the concerned Committee. Order No. 38, Senator Mushtaq Ahmed, please move Order No. 38.

Senator Mushtaq Ahmed: Thank you Mr. Chairman. I beg to move for leave to introduce a Bill further to amend the Limited Liability Partnership Act, 2017[The Limited Liability Partnership (Amendment) Bill, 2020].

میں اس پر ایک چھوٹی سی ترمیم لایا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ کی ساری ترامیم بڑی چھوٹی سی ہیں لیکن معنی خیز ہیں۔ آپ بتائیں۔

سینیٹر مشتاق احمد: یہ دستور کے دائرے میں ہیں اور پاکستان کے national interest کو secure کرنے کے لیے ہیں۔ میں نے اس میں کہا ہے کہ ultimate beneficial owner of a certain financial arrangement. وہ صرف ایک natural person ہو گا، اس کے نتیجے میں ہمارے بہت سارے ایسے ادارے اسکول، ہسپتال، مدارس اور clubs ہیں جو legal persons ہیں، ان کے لیے مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس لیے میں نے اس میں یہ تجویز کیا ہے کہ legal person کو ایک natural person represent کرے، میں اس میں یہ amendment لایا ہوں۔

Mr. Chairman: Minister Sahib, is it opposed?

Mr. Ali Muhammad Khan: Sir, it is opposed for the reason that the purpose of all these legislations reach towards the real person who is behind any money laundering and terror financing. So, sometimes people create different organizations or institutions because of which they create a smokescreen or source of façade in front of the anti-money laundering organizations and that is why, they try to hide behind those entities.

تو وہاں پر یہ ہو جائے گا کہ ظاہر ہے they are legal persons as well تو یہ وہاں پر تھوڑا سا vague ہو جائے گا۔ That is why, we cannot support کیونکہ ہمیں اور clarity چاہیے، اگر clarity لانا چاہتے ہیں تو we can support it لیکن ہمیں یہ لگتا ہے کہ اور تھوڑا vague ہو جائے گا۔ اصل مقصد یہ ہے کہ جو اصل بندہ money laundering کر رہا ہے، اس تک پہنچ جائیں۔ ہم اس کو natural person کی بجائے legal person کر دیں گے کیونکہ known person کو پتا ہے کہ آپ کوئی organization بناتے ہیں تو وہ بندہ legal person کے پیچھے چھپ سکتا ہے۔

That is why, we cannot support it, sir we oppose it.

جناب چیئرمین: مشتاق صاحب! اس کو defer کر دوں یا نہ کروں؟ میں پھر vote پر ڈال دوں گا۔

سینیٹر مشتاق احمد: نہیں، اس کو defer نہ کریں۔

جناب چیئرمین: اس کو defer کر دیا جاتا ہے۔

Next Order No. 40, Senator Mushtaq Ahmed please, move Order No. 40.

Introduction of the Anti-Money Laundering (Amendment) Bill, 2020

Senator Mushtaq Ahmed: Thank you Mr. Chairman. I beg to move for leave to introduce a Bill further to amend the Anti-Money Laundering Act, 2010 [The Anti-Money Laundering (Amendment) Bill, 2020].

جناب چیئرمین: آپ ایوان کو چیدہ چیدہ باتیں بتائیں کہ آپ اس کو کیوں لا رہے ہیں اور خاص کر Minister of State for Parliamentary Affairs کو بتائیں۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب! میں یہ اس لیے لایا ہوں کہ جو Committees بنتی ہیں، وہ oversight کے لیے ہوتی ہیں اور وہ implementation کے لیے ہوتی ہیں۔ ان Committees کی details Act کا حصہ ہوتی ہیں، وہ Schedule میں نہیں ہوتیں تاکہ

ان میں کوئی تبدیلی نہ کی جاسکے۔ میں اس میں ایک ترمیم یہ لایا ہوں کہ یہ Act کا حصہ ہوں جو افراد اس میں شامل ہوں۔

جناب! میں جو دوسری ترمیم لایا ہوں کہ اس Act میں کہا گیا ہے کہ ہم یہ کام FATF کے کہنے پر کر رہے ہیں تو میں نے وہ جملہ وہاں سے ہٹایا ہے کہ FATF کے کہنے پر کر رہے ہیں۔ ہم اپنے قومی interest میں یہ کام کر رہے ہیں، ہم اپنے قومی مفادات کے تحت یہ کام کر رہے ہیں۔

جناب! تیسری ہے کہ میں نے ایک civil and criminal کی بجائے disciplinary کا لفظ شامل کیا ہے۔ میں اس لیے سمجھتا ہوں کہ وہ دستور کے خلاف ہے اور fundamental rights کے بھی خلاف ہے تو میں یہ تین چیزیں اس میں لایا ہوں۔

Anti-Money Laundering Act, 2010 has been extensively amended to protect the country from the menace of money laundering that the documentation of the economy are healthy step but it must be in line with national requirements and not on the basis of dictation. Moreover, the Constitution of the Committees for overseeing in the implementation of legislation always a part of the Act and not a matter to be mentioned in the Schedule of the Act, the proposed legislation shall achieve the said object.

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

جناب علی محمد خان: جناب! پاکستان ایک responsible State ہے، ہم اس وجہ سے FATF کی requirements پوری کر رہے ہیں۔ اس کی یہ وجہ نہیں ہے کہ ہماری یا کسی بھی جماعت کے political manifesto میں تھا کہ ہم نے خدانخواستہ FATF سے پی ٹی آئی یا پیپلز پارٹی یا جماعت اسلامی کو funding ہوتی ہے۔ FATF کی کچھ requirements تھیں جو ہم نے meet کرنی ہیں۔ جیسے آپ United Nations میں ہیں، آپ مختلف organizations میں ہیں، آپ EU کے ساتھ کوئی معاہدہ کرتے ہیں، آپ کسی organization کے ساتھ as an observer بیٹھتے ہیں۔ ان کے کچھ rules and

nuclear and ہوتے ہیں، جو آپ follow کرتے ہیں۔ آپ ایک بڑی regulations responsible State ہیں، آپ ایک comity of nations میں ہیں، آپ کو وہاں پر مختلف اداروں کے rules and regulations کو follow کرنا ہوتا ہے۔ آپ اپنی sovereignty and State's rights، ان کو safeguard کرتے ہیں۔

جناب! سینیٹر مشتاق احمد صاحب یہاں جو لے کر آئے ہیں۔ پہلی بات کا یہ جواب ہے کہ یہ کوئی FATF کو خوش کرنے کے لیے نہیں ہے، آپ نے پاکستان کے مفادات کو safeguard کرنا ہے کہ خدانخواستہ کہیں black list میں نہ چلے جائیں اور grey list سے white list میں چلے جائیں۔ آپ کان کو ادھر سے پکڑ لیں تو وہی بات ہے، یہ FATF کی requirements ہیں، اگر FATF کی requirements نہ ہوں تو ہمیں کوئی شوق نہیں ہے کہ یہاں پر بیٹھ کر laws making کریں تو یہ پاکستان کے مفاد میں ہے۔ میں وہی بات دوبارہ دہراتا ہوں پھر criminal and civil والی بات پر بھی آتا ہوں۔ ہم آپ کی تمام amendments کو consider کریں گے یا کرتے، اگر آپ ہم سے cooperate کرتے، اگر defer کرتے تو ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر مہینے بعد اس سارے کو کر لیتے اور requirements پوری ہو جاتیں۔

جناب! یہ civil criminal کو نکال رہے ہیں کہ anybody who is reporting to Anti-money laundering organization, all those institutions who bust those people who are involved in money launderings. ان لوگوں کو پکڑنے کے لیے you get an information from different people. You cannot disclose entities or sanctities of those people. وہ لوگ جو آپ کو information دیتے ہیں، اگر ہمارے کسی بھی action سے وہ لوگ ہی at risk ہو جائیں تو what is use of all the process. ہم ان کو expose نہیں کر سکتے۔ دوسری بات ہے کہ یہ جو AMLA کا Section-12 ہے، یہ AML Act, 2010 ان کی requirement ہے کہ آپ نے civil and criminal کو اس میں رکھنا ہے۔ ہم اگر اس کو نکالتے ہیں تو directly in contravention with the FATF requirement ہے۔ ہماری پہلے بھی سات پوری نہیں ہیں اور ادھر ہم civil and

civil and criminal نکال دیں،انہوں نے categorically یہ لکھا ہے کہ آپ نے criminal liability کو Section-12 میں رکھنا ہے،اگر ہم اس کو ادھر سے نکال دیں گے تو ہماری سات کی بجائے آٹھ ہو جائیں گی جو ہماری کمیاں ہیں۔

جناب چیئرمین:اس کو defer کر دوں یا اس کو ایوان میں put کر دوں۔

I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the leave to introduce the Bill is granted. Order No. 41, Senator Mushtaq Ahmed, please move Order No. 41.

Senator Mushtaq Ahmed: Mr. Chairman, I beg to introduce the Bill further to amend the Anti-Money Laundering Act, 2010 [The Anti-Money Laundering (Amendment) Bill, 2020].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. Order No. 42.

سینیٹر سراج الحق صاحب، ایوان میں quorum پورا نہیں ہے اس لیے اسے پھر take-up کر لیں گے،defer کر دیتے ہیں۔

سینیٹر سراج الحق:جناب، یہ تو پہلے بھی defer ہوا تھا۔

جناب چیئرمین:ابھی کورم پورا نہیں ہے ورنہ میں take-up کر لیتا،اس کے لیے two third majority چاہیے۔

Order No. 46, Senator Sassui Palijo, please move Order No. 46.

The Pakistan Institute for Parliamentary Services (Amendment) Bill, 2020

Senator Sassui Palijo: Thank you Mr. Chairman. I would like to move that the Bill further to amend the Pakistan Institute for Parliamentary Services Act, 2008 [The Pakistan Institute for Parliamentary Services

(Amendment) Bill, 2020], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration, at once.

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔ ?Is it opposed یہ تو آپ نے خود پاس کیا ہوا ہے۔

جناب علی محمد خان: جناب، اس کے بارے میں تھوڑا سا بتا دیں۔

جناب چیئرمین: جی میڈم، تھوڑا سا بل کے بارے میں بتائیں۔

سینیٹر سسی پلیجو: جناب چیئرمین! ہم اکثر Pakistan Institute for Parliamentary Services جسے PIPS کہتے ہیں وہاں جاتے رہتے ہیں۔ وہاں کے ملازمین ہمارے پاس آئے تھے۔ آپ بھی بورڈ میں ہیں۔

جناب چیئرمین: بالکل، میں President ہوں۔

سینیٹر سسی پلیجو: بلکہ آپ نے بھی اور دوسرے ارکین جو Board of Members میں ہیں انہوں نے بھی اس حوالے سے اپنا in-put دیا تھا۔ ملازمین نے کہا کہ کوئی financial bar نہیں ہو گا لیکن انہیں تھوڑی بہت facility جیسے کہ دفتر کی یا دوسری چیزوں کی انہیں مل جائے کیونکہ ایک اچھا کام کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: Basically وہ housing facility کی بات کر رہے تھے۔

سینیٹر سسی پلیجو: جی بالکل صحیح بات ہے۔ یہ کمیٹی میں گیا، دو تین مرتبہ اس پر deliberations ہوئیں، سب نے اپنی اپنی رائے دی اور وزارت کی طرف سے بھی in-put آیا۔ ان کی housing facility اور میرے خیال میں کلب کی membership کے حوالے سے کوئی چیز ہو گی۔ انہیں کرنا چاہیے کیونکہ وہاں پر چاروں صوبوں کی coordination ہوتی ہے، workshops, training وغیرہ ہوتی ہیں۔

جناب چیئرمین: علی محمد خان صاحب basically انہیں صرف Government accommodation مل سکے، بس یہ اس بابت ہے۔ جی منسٹر صاحب، ?is it opposed

جناب علی محمد خان: جناب oppose کی تو خیر بات نہیں ہے لیکن جناب ان کی طرف سے ہمیں briefing دینے کے لیے کوئی ہماری منسٹری برائے پارلیمانی امور میں نہیں آیا۔ میری درخواست ہے کہ اسے next rota day یا جو بھی۔۔۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب، یہ پہلے ہی بہت late ہو گیا ہے، اسے ابھی کر دیں، ہمارے دونوں ایوانوں سے آپ خود بھی ممبر ہیں۔ Briefing ہو چکی ہے، اس میں آپ نہیں تھے۔ مجھے معلوم ہے۔ آپ کے اپنے House کا ہے۔

سینیٹر سسی پلیجو: یہ ضرور پاس ہونا چاہیے کیونکہ Establishment Division, Law Division, Law Ministry والے سارے تھے۔ تین مرتبہ یہ لوگ وہاں آئے تھے۔

جناب چیئرمین: یہ ہو گیا ہے جی۔ منسٹر صاحب نے مان لیا ہے۔

It has been moved that the Bill further to amend the Pakistan Institute for Parliamentary Services Act, 2008 [The Pakistan Institute for Parliamentary Services (Amendment) Bill, 2020], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration, at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Second reading of the Bill. Clause 2. We may now take up second reading of the Bill that is clause by clause consideration of the Bill. There is no amendment in Clause 2. The question is that Clause 2 do stand part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 2 stands part of the Bill. We may now take up Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title do stand part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, the Preamble and the Title, stands part of the Bill. Senator Sassui Palijo, please move Order No. 47.

Senator Sassui Palijo: I beg to move that the Bill further to amend the Pakistan Institute for Parliamentary Services Act, 2008 [The Pakistan Institute for

Parliamentary Services (Amendment) Bill, 2020] be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Pakistan Institute for Parliamentary Services Act, 2008 [The Pakistan Institute for Parliamentary Services (Amendment) Bill, 2020] be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Bill stands passed.

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ نے request کی ہے کہ اسے defer کر دیں۔ Order No.51 بھی میاں عتیق شیخ صاحب کا ہے، یہ بھی defer کر دیں۔ Senator Muhammad Javed Abbasi, please move Order No. 52.

The Drug Regulatory Authority of Pakistan (Amendment) Bill, 2020

Senator Muhammad Javed Abbasi: I beg to move that the Bill further to amend the Drug Regulatory Authority of Pakistan Act, 2012 [The Drug Regulatory Authority of Pakistan (Amendment) Bill, 2020], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration, at once.

Mr. Chairman: Minister *Sahib*, is it opposed?

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب چیئرمین! یہ Standing Committee میں گیا تھا، وہاں پر منسٹر صاحب بھی آئے تھے۔ کمیٹی نے اس پر بہت detailed discussion کی۔ ہم یہ کہہ رہے تھے کہ غلطی سے drug کی definition سے جو food supplements and vitamins جو لوگ لیتے ہیں انہیں نکال دیا گیا تھا۔ انہیں نکالنے سے نقصان یہ ہوا ہے کہ DRAP کا ادارہ نہ ان کی قیمتیں دیکھ سکتا ہے اور نہ یہ دیکھ سکتا ہے کہ یہ genuine ہیں، نہ یہ دیکھ سکتے ہیں کہ اس کی ضرورت ہے۔ لوگ counter سے اسے لے لیتے ہیں اور اسے non-drug میں لے لیا ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ اسے drug میں آنا چاہیے، منسٹری نے بھی اسے support کیا تھا، اس سے پہلے

Health Ministry نے کمیٹی بنائی تھی اور انہوں نے کہا تھا کہ ان ساری چیزوں کو آپ drugs میں رکھیں تاکہ ہم ان کی قیمتوں کو دیکھ لیں۔ باہر سے ایک ایک وٹامن اتنا مہنگا آتا ہے اور وہ پاکستانی لوکل کر کے بیچ رہے ہیں، وہ لوکل ہیں اور انہیں باہر کا کر کے بیچ رہے ہیں۔ چونکہ DRAP کے اوپر ایک قانون ہے، DRAP کے پاس یہ power ہونی چاہیے کہ وہ اسے دیکھے۔ وہ اس کی قیمتیں بھی دیکھے اور دیکھے کہ کیا یہ genuine ہیں، original ہیں اور ان کی یہ prices ہونی چاہییں یا نہیں۔ اس لیے میں یہ amendment لایا تھا۔

Mr. Chairman: Minister of State for Parliamentary Affairs, please.

Mr. Ali Muhammad Khan: Not opposed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Drug Regulatory Authority of Pakistan Act, 2012 [The Drug Regulatory Authority of Pakistan (Amendment) Bill, 2020], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration, at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Second reading of the Bill. We may now take-up second reading of the Bill i.e. clause by clause consideration of the Bill. Clauses 2 to 3. There is no amendment in clauses 2 to 3, so I will put these clauses as one question. The question is that Clauses 2 to 3 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 2 to 3 stand part of the Bill. We may now take up Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title, do stand part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, the Preamble and the Title, stand part of the Bill. Senator Muhammad Javed Abbasi, please move Order No.53.

Senator Muhammad Javed Abbasi: I beg to move that the Bill further to amend the Drug Regulatory Authority of Pakistan Act, 2012 [The Drug Regulatory Authority of Pakistan (Amendment) Bill, 2020] be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Drug Regulatory Authority of Pakistan Act, 2012 [The Drug Regulatory Authority of Pakistan (Amendment) Bill, 2020] be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Bill stands passed. Senator Faisal Javed may please move Order No.54.

سینیٹر فیصل جاوید: مہربانی جناب چیئرمین! میں اسے withdraw کرتا ہوں، اسے دوبارہ لانا پڑے گا، یہ کہتے ہیں کہ یہ regulator نہیں ہیں تو اس بارے میں حساب کتاب کر کے اسے تھوڑا سا تبدیل کر کے دوبارہ لانا پڑے گا، so I withdraw my motion.

جناب چیئرمین: تو پھر آپ withdrawal کے بارے درخواست دے دیں۔

سینیٹر فیصل جاوید: جی ٹھیک ہے۔

Mr. Chairman: Again Senator Muhammad Javed Abbasi, please move Order No. 56.

The Press Council of Pakistan (Amendment) Bill, 2020

Senator Muhammad Javed Abbasi: I beg to move that the Bill further to amend the Press Council of Pakistan Ordinance, 2002 [The Press Council of Pakistan (Amendment) Bill, 2020], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration, at once.

جناب چیئرمین: جناب منسٹر صاحب بھی تشریف فرما ہیں۔

سینیٹر محمد جاوید عباسی: میں بہت مشکور ہوں، منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، مجھے زیادہ خوشی ہوئی ہے۔ یہ بل یہاں آیا تھا، introduce ہوا تھا، پھر فیصل جاوید صاحب کی Standing Committee on Information and Broadcasting کے پاس گیا تھا۔ یہ ایک بہت important کونسل ہے، میں رضا ربانی صاحب کی توجہ چاہوں گا کیونکہ یہ پریس کی آزادی کے بہت بڑے حامی ہیں اور ہمیشہ انہوں نے اس کے حق میں بات کی ہے، اگر یہ کونسل صحیح طریقے سے function کرے تو آج جتنے بھی مسائل ہیں، حل ہو سکتے ہیں۔ بد قسمتی سے یہاں کونسل کے چیئرمین کی qualification یہ رکھی گئی تھی کہ صرف سپریم کورٹ کا ریٹائرڈ جج ہی اس کا head ہو سکتا ہے۔ میں نے کہا نہیں، کوئی law graduate ہو سکتا ہے، کوئی اور آدمی جو میڈیا سے relate کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ media related کوئی آدمی اگر یہ qualification پوری کرتا ہو، وہ اگر اسے head کرے تو بہت سارے مسائل جو کہ پریس کونسل کی ذمہ داری ہیں، حل ہو سکتے ہیں۔ ہم نے اس کی composition change کی ہے۔ دو ممبرز قومی اسمبلی سے ہوا کرتے تھے، ہم نے کہا ہے کہ لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی اپوزیشن دو ممبرز سینیٹ آف پاکستان کی طرف سے بھی اس میں ہونے چاہییں۔ اس qualification کی amendment کے بعد اگر اس کونسل کا head کوئی journalist آتا ہے یا کوئی وکیل آتا ہے جس کے پاس یہ qualification ہو تو یہ ادارہ بہت اچھے طریقے سے کام کرے گا اور اس سے پاکستان میں جو مسائل ہم آج دیکھ رہے ہیں، ان کا حل نکل سکتا ہے۔ اگر آپ مجھے وقت دیں تو میں بتاؤں گا کہ کونسل کے کتنے بڑے functions ہیں، وہ functions اگر ٹھیک طریقے سے ادا کر دیے جائیں تو پاکستان میں بڑی بہتری آئے گی۔

Mr. Chairman: Right. Minister sahib, is it opposed?

Senator Syed Shibli Faraz (Leader of the House): No sir, the Ministry endorses the Bill.

Mr. Chairman: Very good. I put this motion to the House that the Bill further to amend the Press Council of Pakistan Ordinance, 2002 [The Press Council of Pakistan (Amendment) Bill, 2020], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration, at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: We may now take up second reading of the Bill i.e. clause by clause consideration of the Bill. There is no amendment in Clause 2. The question is that Clause 2 do stand part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 2 stands part of the Bill. We may now take up Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title do stand part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, the Preamble and the Title, stands part of the Bill. Senator Muhammad Javed Abbasi, please move Order No.57.

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب چیئرمین! اس سے پہلے کہ میں اسے move کروں، میں وزیر اطلاعات کا، اسٹینڈنگ کمیٹی برائے اطلاعات ونشریات کا، اس کے چیئرمین کا، اس کے تمام ممبران کا، ہاؤس کا اور آپ کا بھی بہت مشکور ہوں کہ یہ ایک بہت important amendment تھی جس کی آج منظوری دی جارہی ہے۔

I hereby move that the Bill further to amend the Press Council of Pakistan Ordinance, 2002 [The Press Council of Pakistan (Amendment) Bill, 2020], be passed.

Mr. Chairman: I put this motion to the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Bill stands passed. Senator Faisal Javed may please move Order No. 58.

The Pakistan Electronic Media Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2020

سینیٹر فیصل جاوید: جناب چیئرمین! شکریہ۔ آج بہت بہت مبارک ہو خاص طور پر میڈیا کے ملازمین کو کیونکہ ان کے حوالے سے یہ بل ہے، ان کی job security کے حوالے سے،

contracts کے حوالے سے۔ اس بل کے تحت PEMRA کو empower کر دیا گیا ہے کہ channels جب ملازمین کو hire کرتے ہیں تو ان معاملات کو check کرنے کے لیے ایک body ہونی چاہیے تاکہ کسی کو fire نہ کیا جائے، تنخواہیں بھی وقت پر دی جائیں۔ اس حوالے سے PEMRA کو empower کیا گیا ہے۔

Thank you very much for letting me to introduce this Bill. I hereby move that the Bill further to amend the Pakistan Electronic Media Regulatory Authority Ordinance, 2002 [The Pakistan Electronic Media Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2020], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration, at once.

Mr. Chairman: Is it opposed?

Senator Syed Shibli Faraz: No sir. We endorse the amendment Bill.

جناب چیئرمین: شیری رحمٰن صاحبہ۔

Senator Sherry Rehman

سینیٹر شیری رحمٰن: اس میں سینیٹر فیصل جاوید کی رپورٹرز کو تحفظ دینے کی جو spirit ہے، اسے میں understand کر رہی ہوں، وہ تو بالکل قابل ستائش ہے لیکن مجھے بتائیں کہ PEMRA کو کیوں آپ اور داد دے رہے ہیں۔

Why are you empowering PEMRA to have more say and reach into private organizations? Is that what you intend to do?

جناب چیئرمین: جی فیصل جاوید۔

سینیٹر فیصل جاوید: پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ بل کمیٹی سے unanimously pass ہو گیا ہے اور اس پر یہ ساری debate ہو چکی ہے لیکن آپ کی تسلی کے لیے گزارش کر دیتا ہوں، PEMRA ایک regulator ہے، ان کے نمائندے بھی آئے تھے، وزارت سے بھی لوگ آئے تھے اور ہم نے اس معاملے پر ایک نہیں بلکہ دو نشستیں کیں۔ Luckily اس دن دوسرے بل کے حوالے

سے سینیٹر جاوید عباسی صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے تو انہوں نے بھی اس بحث میں تھوڑا حصہ ضرور لیا تھا۔ جہاں تک spirit کی بات ہے، thank you very much for appreciating لیکن اصل میں بات یہ ہے کہ PEMRA کے پاس تو being a regulator کوئی tool ہی نہیں تھا کہ وہ check کر سکے۔ بہر حال، اگر آپ اس بل کو غور سے دیکھیں تو چونکہ PEMRA, electronic media کی regulatory body ہے تو ان کو یہ tool دیا گیا ہے کہ وہ ان غریب اور مسکین لوگوں کی داد رسی کرے جن کا کوئی پرسان حال نہیں۔ یہاں پر سینیٹ میں اور قومی اسمبلی میں بھی احتجاج ہوتے رہے لیکن ان کا کوئی پرسانِ حال نہیں تھا۔ پھر یہ جائیں تو جائیں کہاں؟ ان ملازمین کو hire کر لیا جاتا ہے لیکن اس پر کوئی check and balance نہیں ہے، اگلے دن fire کر دیے جائیں یا انہیں تنخواہیں نہ دی جائیں۔ ان ساری چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے، PEMRA کو ایک tool دیا گیا ہے کہ وہ being a regulator اس پر check رکھے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: پرویز رشید صاحب۔

Senator Pervaiz Rasheed

سینیٹر پرویز رشید: جناب چیئرمین! شکریہ۔ چونکہ میں بھی اطلاعات کی کمیٹی کا ممبر ہوں، مجھے نہیں یاد پڑتا کہ یہ بل میری موجودگی میں pass کیا گیا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ اس دن میں کسی وجہ سے کمیٹی کا اجلاس attend نہ کر سکا ہوں لیکن اتنا مجھے ضرور یاد پڑتا ہے کہ اس طرح کی discussion کسی دن ہو رہی تھی تو میں نے چیئرمین صاحب کو عرض کی تھی کہ ہمیں حکومتی control کے جو ادارے ہیں، ان کے ہاتھوں میں مزید ایسے tools نہیں دینے چاہییں جن کے ذریعے وہ آزادئ اظہار کا گلا گھونٹیں۔ پہلے ہی اس ملک میں بہت سے ادارے موجود ہیں، سرکاری طور پر بھی اور غیر سرکاری طور پر بھی، قانونی طور پر بھی اور غیر قانونی طور پر بھی، آئینی طور پر بھی اور غیر آئینی طور پر بھی جن کے ذریعے آواز کو کچلا اور دبایا جاتا ہے۔ لہٰذا، آپ براہِ مہربانی مزید tools نہ دیں جس سے freedom of expression کو قتل کیا جا سکے۔ شیری رحمٰن صاحبہ نے مجھے یہ evidence دی ہے کہ یہ بات میں نے اجلاس میں بھی کی تھی۔ آپ کا بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ عطاء الرحمٰن صاحب۔

Senator Maulana Atta Ur Rehman

سینیٹر مولانا عطاء الرحمٰن: جناب چیئرمین! شکریہ۔ ایک گزارش یہ کرنی تھی کہ یقیناً اس پر انہوں نے محنت کی ہو گی، ان کے ذہن میں بھی یہی ہو گا کہ ملازمین کو support کرنا چاہیے لیکن ابھی دس دن پہلے پی۔ٹی۔وی کے تقریباً کوئی سات سو چالیس ملازمین کو نکالا گیا ہے۔ اب اس کے بعد اس بل کو لانے کی مجھے تو سمجھ نہیں آ رہی کہ کیا وجہ ہے کہ اس طرح کے بل لائے جا رہے ہیں۔ پہلے لوگوں کو نکال دیا گیا، اب اس کے بعد بل لائے جا رہے ہیں۔ یہ ذرا ہمیں سمجھا دیں کہ ان کو پھر کیوں نکالا ہے اگر اس طرح کے بل لانے تھے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر رضا ربانی صاحب۔

Senator Mian Raza Rabbani

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں محترم سینیٹر فیصل جاوید صاحب کی intention کو تو ہرگز doubt نہیں کرتا۔ I am glad کہ انہوں نے working journalists کی welfare and job protection کے لیے سوچا لیکن شاید جو ادارہ انہوں نے منتخب کیا ہے، وہ موزوں نہیں ہے۔ PEMRA کا جو record رہا ہے اور جس طرح PEMRA truth کو suppress کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتا، اسی طرح وہ اسے media houses کے خلاف as an added lever استعمال کرے گا۔ پاکستان میں already ایک censorship and gauging of the press موجود ہے۔ پاکستان میں already press کی آزادی سلب کرنے کے لیے journalists کو نکالا جاتا ہے، journalists کو اغوا کیا جاتا ہے اور بعد میں پھر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جو journalists اغوا ہوئے ہیں، وہ بھی dicey مسئلہ ہے، اسے بھی دیکھنا ہو گا۔ لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ یہ ادارہ مناسب نہیں ہے کیونکہ اس سے مزید press censorship ہو گی۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی فیصل جاوید صاحب۔

Senator Faisal Javed

سینیٹر فیصل جاوید: جناب چیئرمین! جب آپ اپوزیشن میں ہوں تو ایسے ہی خیالات ہوتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ اس Bill کو carefully پڑھیں تو اس میں آزادی صحافت پر کوئی حملہ نہیں کیا جا رہا، ہماری حکومت تو آزادی صحافت پر یقین رکھتی ہے لیکن اس Bill کا تعلق آزادی

صحافت یااس سے نہیں ہے، یہ کوئی لمبا چوڑا Bill بھی نہیں ہے، یہ سیدھی چیز ہے کہ 'ensuring of signing, renewal and execution of valid contracts between a channel and an employee', یہ تو سیدھا working journalists کے ساتھ ہے۔ ان کے پاس کوئی جگہ یا دروازہ کھٹکھٹانے کے لیے نہیں ہے۔ جب ہم State Bank of Pakistan کی بات کرتے ہیں تو وہ بھی جب licence دیتے ہیں تو اس کی ساری چیزوں کو دیکھتے ہیں۔ اسی طرح PEMRA license دینے والی authority ہے، licence دے دیا اور چھوڑ دیا، اب channel جو کچھ مرضی کرے، ایسا تو نہیں ہو سکتا۔ Working journalists کو verbally بھی hire کر لیا جاتا ہے کہ کل سے آپ کام پر آجائیں اور کام شروع کر دیں، وہ بے چارا کام شروع کر دیتا ہے، اس کا کوئی پرسانِ حال نہیں ہوتا کہ اسے تنخواہ ملے گی یا نہیں ملے گی، اسے اگلے دن نکال دیا جائے گا۔ اس میں تو سیدھی سیدھی بات کی گئی ہے کہ وہ contracts کو دیکھیں اور check کریں گے تاکہ ایک جگہ ہو جہاں وہ complaints کر سکیں کہ ہمیں انصاف دیا جائے۔ اس کے علاوہ آزادی صحافت سے اس کا دور دور تک کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر اسے object کرنا ہے تو بتا دیں کہ پاکستان میں وہ کون سا ادارہ ہو گا جو working journalists کے لیے ہو گا۔ یہاں TV کی بات ہو رہی ہے، print کی بات نہیں ہو رہی، TV کی تو ایک ہی body ہے اور وہ Pakistan Electronic Media Regulatory Authority. اس لیے PEMRA کو یہ دیا گیا ہے۔ اگر آپ اسے دیکھیں تو اس میں کوئی ایسا tool نہیں دے دیا کہ وہ channels کو پتا نہیں کیا کرنا شروع کر دیں گے، وہ سیدھا سیدھا employees کی protection کو دیکھیں گے، ان کے contracts کو دیکھیں گے، ان کی تنخواہوں کے مسائل کو دیکھیں گے۔ معذرت کے ساتھ یہاں ہمارے parliamentarians نے کب ان کے مسائل کو حل کیا ہے؟ کبھی بھی نہیں کیا ہے، صرف تقریریں ہی کی ہیں اور کچھ نہیں کیا۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی وزیر اطلاعات۔

Senator Syed Shibli Faraz, Minister for Information and Broadcasting

سینیٹر سید شبلی فراز: شکریہ، جناب چیئرمین! رضا ربانی صاحب selective constitutionalism میں believe کرتے ہیں، میں ان سے expect کر رہا تھا کہ کل جو Article 19 کی blatant violation ہوئی ہے جس میں ان کی پارٹی بھی شامل تھی۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر سید شبلی فراز: میں Bill کی بات بھی کروں گا، آپ نے قانون کی بات اٹھائی ہے، اگر رضا ربانی صاحب قانون کی بات سمجھتے ہیں تو میں ان سے قانون کی بات کر رہا ہوں۔ انہوں نے جو بات کی اور لفظ "dicey" استعمال کیا، وہ چونکہ talk shows بھی دیکھتے ہیں۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر سید شبلی فراز: رضا ربانی صاحب! اگر آپ نے سوال اٹھایا ہے تو اب جواب بھی سنیں، I have the moral courage, میں نے آپ سے قانونی بات کی ہے۔ آپ سچ نہیں سن سکتے۔ رضا ربانی صاحب! میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ نے جو بات کی ہے have the heart, have the courage and have the strength, listen to our side. آپ اس پارٹی کا حصہ ہیں جس نے کل کوئٹہ میں پاکستان کے خلاف بات کی، Article 19 کی violation کی، اداروں کے خلاف بات کی۔۔۔

(اس موقع پر شیم شیم کے نعرے بلند ہوئے)

جناب چیئرمین: آپ Bill پر بات کریں۔

سینیٹر سید شبلی فراز: میں Bill پر بات کرتا ہوں لیکن اگر وہ بات نہیں سنتے، اگر ان میں اتنی courage نہیں ہے، ان میں اتنی استطاعت نہیں ہے کہ وہ جواب سن سکیں۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: مولانا عطاء الرحمٰن صاحب! آپ تشریف رکھیں، آپ نے quorum point out کیا ہے۔ Count be made.

(Count was made)

جناب چیئرمین: چودہ ممبران موجود ہیں، دو منٹ کے لیے bells بجائی جائیں۔

(اس موقع پر دو منٹ کے لیے گھنٹیاں بجائی گئیں)

Mr. Chairman: Bells be stopped. Count be made.

(Count was made)

جناب چیئرمین: اس وقت ایوان میں مولانا عطاء الرحمٰن سمیت چودہ ممبران موجود ہیں۔ اس لیے ایوان کا quorum پورا نہیں ہے۔

The House stands adjourned to meet again on Thursday, the 29th October, 2020 at 10:30 a.m.

The House was then adjourned to meet again on Thursday, the 29th October, 2020 at 10:30 a.m.

Index

Mr. Ali Muhammad Khan 52, 55, 56, 58, 67, 75
Senator Dr. Shahzad Waseem 6, 7
Senator Faisal Javed 16, 48
Senator Lt. Gen. (Retd.) Abdul Qayyum 52
Senator Muhammad Javed Abbasi .....
..... 4, 6, 40, 42, 43, 44, 53, 54, 55, 56, 57, 58, 65, 66, 74, 76
Senator Mushahid Hussain Sayed 31
Senator Mushtaq Ahmed 8, 58, 62, 64, 67, 68, 71
Senator Sassui Palijo 71, 73
Senator Syed Shibli Faraz 77
جناب علی محمد خان 5, 33, 41, 42, 46, 47, 48, 49, 50, 51, 54, 59, 60, 61, 63, 65, 69, 72
جناب نورالحق قادری 23
سینیٹر انوارالحق کاکڑ 21
سینیٹر پرویز رشید 80
سینیٹر حافظ عبدالکریم 17
سینیٹر ڈاکٹر سکندر میندھرو 28
سینیٹر ستارہ ایاز 27
سینیٹر سسی پلیجو 49, 72, 73
سینیٹر سید شبلی فراز 83
سینیٹر شیری رحمٰن 37, 38, 79
سینیٹر فیصل جاوید 16, 48, 50, 76, 78, 79, 81
سینیٹر کلثوم پروین 25, 26
سینیٹر محسن عزیز 28, 30
سینیٹر محمد اعظم خان سواتی 11, 66
سینیٹر محمد جاوید عباسی 4, 12, 40, 41, 43, 55, 56, 57, 58, 66, 74, 77, 78
سینیٹر محمد طاہر بزنجو 9
سینیٹر محمد علی خان سیف 18
سینیٹر مشاہداللہ خان 14
سینیٹر مشتاق احمد 4, 6, 8, 59, 60, 67, 68, 70
سینیٹر مولانا عطاء الرحمٰن 13, 81
سینیٹر میاں رضا ربانی 61, 81
سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ 18, 74
سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم 3
سینیٹر سراج الحق 9
سینیٹر سید شبلی فراز 83
سینیٹر مولانا فیض محمد 10